عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوت
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۵ | شمارہ نمبر ۱۲
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

پردہ کی شرعی حیثیت
قرآن و سنت کی روشنی میں

علمِ نجوم
کی حقیقت اور
اس کی مذمت

قرآنی فلسفۂ تبلیغ

جنگِ قادسیہ میں
مسلمانوں کی فتح

فتنۂ قادیانیت
اہلِ وطن کیلئے
دعوتِ غور و فکر

میسحیت کا ایک نیا دعویدار
قادیانیوں کیلئے لمحۂ فکریہ

خوشی

آپ کے مسائل

ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی

دیندار لڑکے کا رشتہ

از:۔ نجیر النساء

س: ہماری ایک بیٹی ہے ہمارا گھرانہ الحمدللہ دیندار کہہ سکتے ہیں مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی بیٹی کی منگنی ایک دیندار لڑکے کی بجائے ایک دنیادار لڑکے سے کی ہے میں سمجھتی ہوں اگر ایک دیندار لڑکے سے کرتے تو ان کی اولاد انشاء اللہ حافظ قرآن اور باعمل ہوتی اس کے برعکس ان کے گھر میں ٹی وی وی سی آر اور ہر طرح کی لغویات ہیں۔ جس کی وجہ سے ہماری بیٹی کے اعمال بھی خراب ہوں گے مجھے یہ خوف دامن گیر ہے کہ اس رشتہ کے ذمہ دار ہم ہیں تو کیا آخرت میں ہماری بیٹی کے متوقع گناہوں کی ذمہ داری مجھ پر ہوگی۔ کیونکہ ایک باشرع رشتہ کے موجود ہوتے ہوئے دوسری جگہ کا انتخاب کیا جا رہا ہے۔ کیا اس کے بارے میں قرآنی آیات یا احادیث مبارکہ ہیں اگر ہیں تو ازراہِ کرم مجھ کو ضرور مطلع فرمائیں

۲۔ اور شرعی لحاظ سے رشتہ کے سلسلہ میں کیا چیزیں دیکھنا ضروری ہیں کہ جن کا خیال رکھا جائے۔

۳۔ کیا منگنی وعدے کے ضمن میں ہے اگر نہیں تو کیا اس کو ختم کر سکتے ہیں اور اگر میں ختم کر دوں تو گناہگار تو نہ ہوں گی۔

ج: یہ تو ظاہر ہے کہ جب آپ اپنی بیٹی کا رشتہ ایک ایسے لڑکے سے کریں گی جو دین سے بے بہرہ ہے تو متوقع گناہوں کا وبال آپ پر بھی پڑے گا اور قیامت کے دن ان گناہوں کا خمیازہ آپ کو بھی بھگتنا ہوگا۔ قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں یہ مضمون بہت کثرت سے آیا ہے جو شخص کسی نیکی کا ذریعہ بنے اس کو اس نیکی میں برابر کا حصہ ملے گا اور نیکی کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہو گی، اور جو شخص کسی گناہ اور برائی کا ذریعہ بنے گا۔ اس کو اس گناہ میں بھی برابر کا حصہ ملے گا اور گناہ کرنے والوں کے بوجھ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

۲۔ رشتہ تجویز کرتے ہوئے والدین خود ہی بہت سی چیزوں کو ملحوظ رکھتے ہیں حسب و نسب، مال و متاع اور ذریعہ معاش کے علاوہ اخلاق و کردار کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے شریعت نے اس بات پر زور دیا ہے کہ لڑکے اور لڑکی کی دینداری کو بطور خاص ملحوظ رکھا جائے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے اس کے حسب و نسب، حسن و جمال، مال و منال اور دین کی خاطر نکاح کیا جاتا ہے تم دیندار کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

۳۔ منگنی وعدہ ہے، اور اگر لڑکا دیندار نہ ہو تو اس رشتہ کو ختم کرنا جائز بلکہ ضروری ہے۔

شرعی طریقہ پر ذبح کرانا حکومت کی ذمہ داری ہے

غلام نبی کراچی

مسئلہ یہ ہے کہ شہر میں جو جانور مذبح خانے سے ذبح ہو کر آتے ہیں ان میں سے شرعی ذبح شاذ و نادر ہی کوئی ہوتا ہے ورنہ اکثر پر بغیر کلمہ پڑھے یا تکبیر کہے زمین پر لٹا دیتے ہیں چھری پھیر دی جاتی ہے یہ احقر کا بارہا کا چشم دید مشاہدہ ہے اور اس بارے میں قصاب حضرات بھی تقریباً معذور ہیں اس لئے کہ اکثر ان میں سے نماز روزہ سے ناواقف ہیں اور احکام شریعت سے غافل ہیں اور شرعی ذبیحہ کی پابندی کی زحمت ہی گوارا نہیں کرتے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس مسئلے کو کسی قریبی اشاعت میں جگہ دیں تاکہ ان بدیر والوں کو اس طرف توجہ دلائی جا سکے۔ کیونکہ یہ کتنی بدنصیبی کی بات ہے کہ مسلمان ملک میں رہتے ہوئے بھی اہالیان وطن گوشت سے محروم رہیں۔

نیز یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ کیا جو شخص اس بارے میں حقیقت سے واقف ہو کیا اس کے لئے ایسا گوشت کھانا جائز ہوگا کراچی کا کوئی بھی گوشت فروش یقین سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میری دوکان کا گوشت شرعی حلال ہے۔

ج: اگر کوئی مسلمان ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا بھول جائے وہ ذبیحہ تو حلال ہے اور اگر کوئی جان بوجھ کر بسم اللہ نہیں پڑھتا اس کا ذبیحہ حلال نہیں اور جس شخص کو معلوم ہو کہ یہ ذبیحہ حلال نہیں اس کے لئے اس کا کھانا اور بیچنا بھی حلال نہیں، بہرحال متعلقہ ادارے کا فرض ہے کہ وہ شرعی طریقہ سے ذبح کرائے اور اس کی نگرانی بھی کرے کہ شرعی طریقہ پر ذبح کیا جاتا ہے یا نہیں۔

عذاب قبر سے بچانے والے اعمال

ام عاصمہ کراچی

س: کون کون سی چیزیں عذاب قبر کی ہیں تاکہ ان سے بچنے کی کوشش کی جائے اور کون کون سی عذاب قبر سے بچانے والی ہیں؟

ج:۔ پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا۔ اور چغلی کھانا یہ دو چیزیں عذاب قبر کی موجب ہیں۔ نماز ترک کرنا۔ کسی مظلوم کی مدد نہ کرنا۔ لوگوں کی غیبت کرنا، جھوٹ بولنا سود کھانا، زنا کرنا، بہت سی چیزیں عذاب قبر کی موجب ہیں اس لئے تمام کبیرہ گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دینا، شہید ہو جانا، سورہ ملک کی تلاوت کرنا، مرض اموات میں سورہ اخلاص کی تلاوت کرنا۔ پیٹ کی بیماری سے مرنا اور جمعہ کے دن یا جمعہ کے دن میں یا انتقال ہونا یہ چیزیں عذاب قبر سے بچانے والی ہیں خصوصاً عذاب سے ہمیشہ پناہ مانگنا۔

س: سفر میں قصر نمازیں فرض پڑھ لیں اور باقی نمازیں پڑھیں یا نہیں یا بغیر قصر کے پڑھ لیں۔

ج: سفر میں چار رکعت والی نماز کے دو فرض پڑھے جاتے ہیں سنتوں میں اختیار ہے اگر وقت میں گنجائش

باقی صفحہ ۲۶ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد نمبر ۱۰ | ۱۱ تا ۱۷ صفر المظفر ۱۴۱۲ھ بمطابق ۲۳ تا ۲۹ اگست ۱۹۹۱ء شمسی | شمارہ نمبر ۱۲

مدیر مسئول — عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱: آپ کے مسائل اور ان کا حل —— ۲
۲: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم —— نظم —— ۴
۳: مسیحیت کا دعویدار —— اداریہ —— ۵
۴: قرآنی فلسفۂ تبلیغ —— ۶
۵: جنگ قادسیہ میں مسلمانوں کی فتح —— ۷
۶: پردہ کی شرعی حیثیت —— ۹
۷: وہ فصاحت و بلاغت میں لاجواب تھی —— ۱۱
۸: موت کی سختی اور ہولناکی —— ۱۳
۹: عذاب قبر برحق ہے —— ۱۴
۱۰: علم نجوم کی حقیقت —— ۱۵
۱۱: جو اللہ کے ساتھ سچا ہوتا ہے —— ۱۶
۱۲: اہل وطن کے لیے دعوت غور و فکر —— ۱۹
۱۳: اخبار ختم نبوت —— ۲۱
۱۴: مرزا غلام احمد قادیانی کی خرافات منظور —— ۲۲
۱۵: آہ! مولانا عبدالرحمٰن قاسمی —— ۲۳
۱۶: مولانا عبدالرحمٰن یوسفی سے انٹرویو —— ۲۴
۱۷: بچوں کے لیے پہلا سبق —— ۲۵

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر: 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ —— ۱۵۰ روپے
ششماہی —— ۷۵ روپے
سہ ماہی —— ۳۵ روپے
فی پرچہ —— ۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

پبلشر پرنٹر عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰۳ مزینہ ٹاؤن کراچی

ھدیۂ نعت بخدمتِ گرامی امام الانبیاء خاتم الرسل

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپؐ ہیں شہکارِ فطرت کنزِ مخفی کی نمو
آپؐ کی ہستی سے قائم ہے جہانِ رنگ و بُو

داورِ محشر کے آگے کس کو میں لاؤں شفیع
آپؐ کے بن کون ہے میرا اے جانِ آرزو

جز عقیدت نامۂ اعمال میں کچھ بھی نہ تھا
آپؐ نے رکھ لی مری خوش فہمیوں کی آبرو!

دھر لیا جاتا میں پاداشِ گناہ میں روزِ حشر
آپؐ کی نظرِ کرم سے پر ہوا میں سُرخرو

جب ہوئے چشمِ تصور میں کبھی وہ جلوہ گر
آبدیدہ ہو کے آنکھوں نے کیا فوراً وضو

کب درِ نبویؐ پہ حاضر ہو سکوں جانے خُدا
مدتوں سے پھر رہا ہوں قریہ قریہ کُو بکُو!

ہر کوئی اپنی ہی چاہت میں سراسر ہے مگن
مجھ کو مصباح ہے مدینے والے تیری جستجو

خواجہ محمد مصباح الدین راٹھور ایم اے، منڈیکے گورایہ

مسیحیت کا نیا دعویدار، قادیانیوں کیلئے لمحہ فکریہ!

ننکانہ صاحب میں ایک شخص نے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے خبر ملاحظہ ہو!

ننکانہ صاحب (پ پ اے) کراچی کے ایک ۲۶ سالہ نوجوان کو پولیس نے ننکانہ صاحب میں گرفتار کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ہفتہ کے روز ننکانہ صاحب میں ایک نوجوان نے جو اپنا نام عیسیٰ روح اللہ بتا رہا تھا، دعویٰ کیا کہ دنیا میں آسمانی کتب کی تشریح جو میں کروں گا وہی درست ہوگی۔ انہوں نے گوردوارہ جنم استھان سے مذکورہ بالا نوجوان کو گرفتار کر کے پولیس کے حوالے کیا اور الزام لگایا کہ یہ شخص بھارتی جاسوس ہے۔ ملزم بنگالی اور اردو زبان پر مکمل عبور رکھتا ہے۔ (جنگ کراچی ۲۸ جولائی ۱۹۹۱ء)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر فرمایا اور احادیث مبارکہ میں قیامت کے نزدیک ان کے آسمان سے نازل ہونے کا واضح تذکرہ موجود ہے۔ بعض لوگوں نے دماغی توازن بگڑنے کے باعث مسیح ہونے کا دعویٰ کر ڈالا۔ اور بعض ایسے بھی تھے جو یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ تھے انہوں نے ان کی ہدایات پا کر مختلف دعاوی کئے جن میں مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ سرفہرست تھا۔ انہیں میں ایک شخص مرزا قادیانی بستی قادیان ضلع گورداسپور کا رہنے والا بھی تھا۔

مرزا قادیانی کے نام سے کم و بیش چھوٹی بڑی اسی کتابیں موجود ہیں۔ انہی کتابوں میں ایک کتاب براہین احمدیہ بھی ہے اس کتاب کے چار حصوں تک مرزا قادیانی کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور یہی عقیدہ امت مسلمہ کا چودہ سو سال سے چلا آ رہا ہے مگر بعد میں جب انگریز سے اشارہ ملا تو اس نے خود عیسیٰ یا مسیح ہونے کا دعویٰ کر ڈالا ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو اس سے بہتر غلام احمد ہے

اب تک جن لوگوں نے بھی ایسے دعوے کئے ہیں انہوں نے قرآن و حدیث میں تحریف کر کے ان سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ آنے والا مسیح وہ مسیح نہیں جو مریم کا بیٹا تھا اور جسے اللہ تعالیٰ نے بغیر باپ کے پیدا کیا۔ بلکہ اس سے مراد میں ہوں اور وہ مسیح فوت ہو چکا ہے۔ مرزا قادیانی کا پہلے وہی عقیدہ تھا جو پوری امت مسلمہ کا ہے لیکن جب مسیح بننے کا خبط دماغ میں سمایا تو اعلان کر دیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور جس مسیح کی آمد کا ذکر احادیث میں موجود ہے وہ میں ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ نے عقل سلیم سے نوازا ہے وہ تو یہ پڑھ کر آنے والے مسیح ابن مریم کو جگہ جگہ عیسیٰ ابن مریم یا مسیح ابن مریم کہا گیا ہے یعنی وہ حضرت مریم کا بیٹا ہی ہوگا یقین کر لیتے ہیں کہ مرزا قادیانی جھوٹا ہے اور اس کے پیروکار بھی جھوٹے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی کا نام عیسیٰ نہیں غلام احمد تھا اس کی ماں کا نام مریم نہیں چراغ بی بی تھا اور حضرت عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے جبکہ مرزا کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔

لیکن جو لوگ عقل سلیم سے محروم ہیں ان کو لاکھ دلائل دو وہ کسی بات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے ہمیں بہت سے قادیانیوں سے گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ وہ لاجواب ہو جانے کے باوجود "میں نہ مانوں" کی رٹ لگاتے رہتے ہیں۔ اب ننکانہ صاحب میں ایک شخص نے "عیسیٰ روح اللہ" ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ "دنیا میں آسمانی کتب کی تشریح جو میں کروں گا وہی درست ہوگی" شہریوں نے اسے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا اور الزام لگایا کہ یہ بھارتی جاسوس ہے۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ بھی یہی ہے کہ قرآن و حدیث کی تشریح جو میں کرتا ہوں وہی درست ہے مذکورہ شخص جس نے ننکانہ صاحب میں عیسیٰ روح اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے وہ بھی یہی کہتا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ ہمارے نزدیک دونوں ہی جھوٹے ہیں لیکن قادیانیوں کے لئے مقام غور ہے کہ ایک نیا "مسیح موعود" اٹھ کھڑا ہوا ہے اس لئے انہیں چاہیئے کہ وہ اسے قبول کر لیں اگر قادیانی یہ کہیں کہ اسے ہم کس دلیل کی بنا پر تسلیم کر لیں تو ہم یہ کہیں گے کہ جو دلیلیں تم لوگ مرزا قادیانی کی نام نہاد نبوت و مسیحیت کے لئے دیتے ہو انہی دلیلوں سے اسے قبول کر لو۔

ورنہ یہ بات تسلیم کر لو کہ مرزا قادیانی سمیت جن لوگوں نے بھی مسیحیت یا نبوت وغیرہ کے دعوے کئے یا آئندہ کریں گے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کیمطابق دجال اور کذاب ہیں۔ ختکانہ صاحب میں جس شخص نے عیسٰی سدوح اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے یہاں اس کا حسب نسب معلوم نہیں لیکن ہمارا گمان ہے کہ وہ قادیانی ہو گا۔ اگر وہ بھارتی جاسوس ہے تب بھی اس میں اور قادیانیوں میں کوئی فرق نہیں کیونکہ قادیانی بھارت کے علاوہ یہود و نصاریٰ کے بھی جاسوس ہیں یہ بات بھی قدر مشترک ہے۔ بہرحال مرزا قادیانی نے مسیحیت کا جو دروازہ کھولا تھا یہ نیا مدعی بھی اسی بیساکھی کا سہارا لے کر اٹھا ہے جو مرزا قادیانی کے پاس تھی۔

قرآنی فلسفہ تبلیغ

از
رانا خالد علی
جھنگ صدر

تبلیغ کے لغوی معنی انتہا اور انجام تک پہنچانا ہے۔ قرآن مجید نے بلاغ کا لفظ استعمال کیا ہے جو بَلَغَ سے مشتق ہے۔ امام راغب اصفہانی المفردات میں فرماتے ہیں "البلاغ الانتہاء الی اقصی المقصد" گویا بلاغ سے مراد کسی بات کا محض پہنچانا نہیں بلکہ اس کے مقصد کی آخری حد تک پہنچانا ہے۔ بلاغ، پورا کرنے اور کافی ہو جانے کو بھی کہتے ہیں۔ اصطلاح دین میں اس سے مراد دین کے احکام موثر دلنشیں اور واضح انداز میں بندوں تک پہنچانا ہے۔ قرآن حکیم میں تبلیغ ہی کے مفہوم میں دعوت۔ نیکی، بھلائی کی طرف بلانا، داعی، انذار، نصیحت کرنیوالا استعمال ہوئے ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید کی اصطلاح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی تبلیغ کے مفہوم میں استعمال ہوئی ہے۔ صحت و کمال سے متصف پیغمبرانہ بلاغ کو قرآن "بلاغ مبین" سے تعبیر کرتا ہے۔ علامہ زمخشری تفسیر کشاف میں بلاغ کا معنی کفایۃ فی التذکیر والموعظۃ "کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قرآنی دعوت کا مقصد تمام بنی نوع انسان کو کفر و عصیان کے ظلمت کدے سے نکال کر نورِ ہدایت سے آشنا کرنا ہے۔ پس تبلیغ بڑی جامع اصطلاح ہے اور مبلغ و داعی کا دائرہ کار بڑا وسیع ہے۔

جملہ انبیاء کرامؑ۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کے داعی تھے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام بندوں تک پہنچایا۔ رسول کے مبعوث ہونے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ کے احکام پہنچائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد قرآن ان الفاظ میں کرتا ہے "اے رسولؐ! تبلیغ کیجئے اس دین کی جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے رسالت کا حق ادا نہ کیا" (المائدہ ۶۷)

ایک اور مقام پر بعثتِ نبویؐ کا مقصد قرآن اس انداز میں بیان کرتا ہے: "ہم نے آپ کو اللہ کی طرف بلانے والا۔ روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے" (الاحزاب: ۴۵) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ۲۳ سال کی مبارک زندگی میں اس فریضے کو حسن و خوبی اس طرح انجام دیا کہ نہ صرف ذہنی اور فکری غلبہ حاصل ہوا بلکہ سیاسی اور مادی غلبہ بھی نصیب ہوا۔ چونکہ اب سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے۔ اب دین کو مخلوق خدا تک پہنچانے کا فریضہ مبلغین و داعین کے ذمہ ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن مجید نے مختلف پیرائیوں میں مبلغ و داعی کے اوصاف کو واضح کیا ہے۔ قرآن مجید کے مطلوبہ داعی و مبلغ کا معیار کس قسم کا ہونا چاہئے اس سلسلہ میں بھی قرآن حکیم نے ایک تربیتی کورس اور قواعد و ضوابط کو وضع کیا ہے۔ قرآن مجید لوازمات تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے گویا ہے کہ "اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دیجئے حکمت کے ساتھ، عمدہ نصیحت کے ساتھ اور مباحثہ کیجئے تو ایسے طریقے پر جو انتہائی بھلا ہو" (النحل: ۱۲۵) دعوت و تبلیغ کا سلیقہ بتاتے ہوئے قرآن نے تین جامع اصول اور ہدایتیں دی ہیں (۱) حکمت (۲) عمدہ نصیحت اور مجادلہ احسن۔ طریقہ تبلیغ کے آداب سکھاتے ہوئے قرآنی ہدایت یہ ہے کہ داعی کو اپنی دعوت کے تقدس اور عظمت کا پورا احساس رہے اور وہ مخاطب کی فکری رسائی، استعداد، ذہنی کیفیت اور سماجی حیثیت کے مطابق بات کہے۔ داعی اس سوز، خیر خواہی اور خلوص کے ساتھ نیک جذبات کو ابھارے کہ مخاطب شوق و رغبت کے جذبات سے سرشار ہو جائے۔

قرآن مجید داعی و مبلغ کے لئے جس معیار کا مطالبہ کرتا ہے آئیے! اس کے لئے قرآن کی متعدد آیات کریمہ سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ قرآن مجید سب سے پہلے اس بات کا متقاضی ہے کہ داعی کو نصب العین کی اہمیت کا احساس اور مقصد کی قدر و منزلت سے آگاہی ہو۔ (قل ھذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ۔ یوسف: ۱۰۸) قرآن حکیم داعی کے لئے اتحادِ قول و عمل کو بنیاد قرار دیتا ہے۔ یعنی جن باتوں کو دوسروں کے سامنے پیش کیا جائے خود مبلغ کا عمل بھی اس کے مطابق ہونا چاہئے (یا ایھا الذین اٰمنوا لم تقولون ما لا تفعلون: الصف ۲) اور جو داعی اپنے قول اور فعل میں مطابقت پیدا نہ کر سکے وہ تبلیغ کے مطلوبہ نتائج حاصل کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ قرآنی ندا ہے "کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو" (البقرہ ۴۴) قرآن مجید مبلغ کا دوسرا وصف یہ بیان کرتا ہے کہ مبلغ کو استقامت و استقلال کا اظہار کرنا چاہئے۔ سورہ لقمان: ۱۷ میں ہے نیک کاموں کا حکم دیتے رہنا اور برے کاموں سے روکتے رہنا اور آنیوالی مصیبت کو صبر و ثبات کے ساتھ برداشت کرنا بلاشبہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ مبلغ کو مداہنت سے کامل اجتناب کرتے ہوئے جرأت و بے خوفی سے دعوت و تبلیغ کا کام سرانجام دینا چاہئے (یا ایھا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین۔ الاحزاب: ۱) ملامت و مخالفت سے بے نیاز رہ کر تبلیغ کا کام سرانجام دینا چاہئے (فاصدع بما تؤمر: الحجر: ۹۴) اور تبلیغ و دعوت کا کام کسی مادی غرض کے لئے نہیں ہونا چاہئے بلکہ رضائے الٰہی کے حصول کیلئے تبلیغ کا کام کرنا چاہئے (قل ما اسئلکم علیہ من اجر:

باقی صفحہ ۳

تاریخ کے آئینے میں

جنگِ قادسیہ میں مسلمانوں کی فتح

از: ڈاکٹر محمد اجتباء ندوی الہ آباد

خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جزیرۃ العرب کے فتنوں کو ختم کرنے کے بعد تمام تر توجہ دعوت دینی اور تحریک اسلامی کی جانب مبذول کی اور فارس و روم کی سلطنتوں کو زیر نگوں اور وہاں کے باشندوں کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کے لیے متعدد دستے روانہ کیے۔ فارسی علاقے کے لیے حضرت خالد بن ولید اور حضرت مثنیٰ بن حارثہ کا انتخاب ہوا۔ مگر کچھ ہی عرصہ کے بعد جنگ یرموک میں کمک کے طور پر حضرت خالد بن ولید کو شام روانگی کا حکم ملا۔ حضرت مثنیٰ اور ان کی فوجوں نے ایرانی سلطنت کے کئی علاقوں پر فتح یابی حاصل کی۔ شروع شروع میں ایرانیوں نے اس کو عربوں کی جانب سے وقتی شورش اور مال کے حصول کا اقدام سمجھا۔ مگر جب مسلمانوں نے تبلیغ و دعوت کو وسیع کرتے ہوئے کئی شہروں پر قبضہ کر لیا تو انہوں نے معاملہ کی نزاکت کا احساس کیا اور ۲۱ سالہ شہزادہ یزدجرد بن شہریار بن کسریٰ کو تخت پر بٹھا کر مسلمانوں سے جنگ کی تیاری شروع کر دی۔ یزدجرد نے فارس کے سپہ سالار اعظم رستم کو حکم دیا کہ وہ ایک بڑا لشکر تیار کر کے مسلمانوں کو شکست دے اور انہیں جزیرہ عرب میں دھکیل دے چنانچہ رستم نے مختلف علاقوں سے فوجیں جمع کیں اور مسلمانوں کو ختم کرنے کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ مگر چونکہ وہ مسلمانوں سے کئی معرکوں میں اپنی فوجوں کا حشر دیکھ چکا تھا اس لیے وہ اپنی شہرت اور وقار کو محفوظ رکھنے کے لیے خود براہ راست جنگ میں شریک ہونا نہیں چاہتا تھا۔ مبینہ جنگ کو ٹالتا رہا۔

رستم کی تیاری اور اس کے عظیم الشان لشکر کے بارے میں حضرت مثنیٰ بن حارثہ نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تفصیل سے مطلع کیا تو حضرت عمرؓ نے حضرت مثنیٰ ابن حارثؓ کی مدد کے لیے ایک لشکر کے ہمراہ خود نکلنے کا ارادہ کیا۔ مگر حضرت عباس بن عبد المطلب اور دوسرے جلیل القدر صحابہ کرامؓ نے مشورہ دیا کہ آپ خود نہ تشریف لے جائیں بلکہ کسی صحابی کو ایک لشکر کے ہمراہ روانہ کریں۔ آپ نے مدینہ منورہ کے لوگوں کو جمع کیا اور ان کو مخاطب کر کے فرمایا "میں نے خود روانگی کا ارادہ کیا تھا مگر صاحب الرائے نے مجھے مشورہ دیا کہ میں مدینہ ٹھہروں کسی اور شخص کو لشکر کا قائد بنا کر بھیجوں تو آپ کسی موزوں شخص کا نام بتائیں"۔ مسلمانوں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو ان کی جرأت اور شجاعت کی بنا پر منتخب کیا تو حضرت عمرؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو ۴ ہزار فوج کا سپہ سالار بنا کر روانہ کر دیا۔ اس کے بعد ۴ ہزار مجاہدین مزید روانہ کیے اور حضرت مثنیٰ بن حارث کے ہمراہ ۸ ہزار مجاہدین پہلے سے تھے۔ اس کے بعد مزید فوجیں آکر حضرت سعد سے ملیں۔ اور مجموعی طور پر مسلمانوں کا لشکر تیس ہزار مجاہدوں پر مشتمل تھا۔ اور ایرانیوں کی فوج کی تعداد ساٹھ ہزار اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایک لاکھ بیس ہزار تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے پہنچنے سے قبل ہی حضرت مثنیٰ ابن حارثؓ کا انتقال ہو گیا۔ وہ جنگ جسر میں سخت زخمی ہو گئے تھے۔ وہ زخم دوبارہ ہرا ہو گیا اور جانبر نہ ہو سکے۔ مگر انہیں کے مشورہ کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد کو حکم دیا کہ دشمن کی زمین کے اندر فوج کا پڑاؤ نہ ڈالیں بلکہ اپنی سرحدوں سے قریب رہیں چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ قادسیہ کی خندق اور نہر عتیق کے درمیان پہنچ کر ٹھہر گئے۔ ایرانی فوج کے سپہ سالار رستم کو جب معلوم ہوا تو اس نے قادسیہ کا رخ کیا۔ حضرت سعد کو رستم کی روانگی اور اس کے زبردست لشکر کی خبر پہنچی تو انہیں تشویش ہوئی اور امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صورت حال سے مطلع کیا۔ آپؓ نے انکی ہمت افزائی کی اور حوصلہ بڑھایا اور لکھا کہ فارسیوں کے بادشاہ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دینے کے لیے چند آدمیوں کو روانہ کریں۔ حضرت سعد نے حضرت نعمان بن مقرن اور مغیرہ بن شعبہ اور چند لوگوں کو یزدجرد کے پاس بھیجا تاکہ اسے عقیدۂ اسلام کی حقانیت اور اسلامی شریعت کی خوبی سے باخبر کر کے قبول اسلام پر آمادہ کریں۔ یزدجرد نے انہیں حقارت اور تکبر سے مخاطب کر کے کہا کہ تم دنیا کی حقیر ترین قوم ہو، فاقہ سے تنگ آکر نکل پڑے ہو ہم تمہیں کچھ مال و دولت دیتے ہیں۔ واپس چلے جاؤ"۔ حضرت نعمان بن مقرن نے بہت نرمی سے گفتگو کی تھی، یزدجرد کی اس متکبرانہ بات کو سن کر حضرت مغیرہ بن شعبہ نے مختصر الفاظ میں اس کا جواب دیا اور کہا کہ بادشاہ ہمارے حال کے بارے میں جو کچھ کہا ہم انکار نہیں کرتے لیکن خدا تعالیٰ نے ہماری قوم میں سے ایک پیغمبر بھیجا جس نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی دعوت دی۔ برائیوں سے روکا اور نیکیوں کا حکم دیا۔ ہم اسی کی دعوت دیتے ہیں۔ اگر آپ دعوت قبول کر لیں تو آپ ہمارے بھائی ہیں ورنہ جزیہ ادا کریں اور اگر اس پر بھی راضی نہیں ہیں تو پھر ہمارا فیصلہ تلوار کرے گی۔ یزدجرد یہ سن کر غصے سے لال پیلا ہو گیا اور اس نے کہا کہ اگر تم قاصد نہ ہوتے تو میں قتل کرا دیتا۔ جاؤ میں اپنے سپہ سالار رستم کو بھیج رہا ہوں وہ تمہیں قادسیہ کی خندق میں دفن کر دے گا"۔ اس نے ان کو ذلیل کرنے کے لیے مٹی کی ایک بوری ان کے سر پر اٹھا کر لے جاؤ۔ حضرت عاصم تمیمیؓ نے وہ بوری اٹھا لی اور انتہائی تیز رفتاری سے لے کر روانہ ہو گئے۔ اور حضرت سعدؓ کے پاس پہنچ کر خوشخبری

سنائی کہ خدا کا شکر ہے کہ ایرانیوں نے اپنے ہاتھوں اپنی زمین ہمیں دے دی۔ ایرانی سپہ سالار رستم نے اس کو شگون بد سمجھا اور حضرت عاصم کو روکنے کے لیے آدمی روانہ کئے۔ مگر وہ اس کی دسترس سے نکل چکے تھے۔

رستم زبردست لشکر لے کر آگے بڑھا۔ اس کے ہمراہ تیس ہاتھی تھے۔ اپنے دست راست جالینوس کو آگے رکھا، ہرمزان کو دائیں اور مہران کو بائیں اور ذوالحاجب کو درمیان میں مقرر کیا۔ اور خود ایرانی شہنشاہ کا جھنڈا "درفش کاویانی" سنبھالا۔ ایرانیوں کا عقیدہ تھا کہ جس لشکر میں درفش کاویانی ہوتا ہو اسے شکست نہیں ہوتی۔ محاذ جنگ قادسیہ پہنچ کر رستم نے مسلمانوں سے گفتگو کے لیے ایک قاصد طلب کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے حضرت ربعی بن عامرؓ کو بھیجا۔ انہوں نے انتہائی بے نیازی سے گفتگو کی اور جنگ سے قبل کی تینوں شرطیں سامنے پیش کیں۔ اسلام، جزیہ یا جنگ۔ رستم گفتگو کو طول دے رہا تھا۔ آخر میں مغیرہ بن شعبہ کی تقریر سن کر مشتعل ہو گیا اور کہا کہ: کل سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے تم سب کو موت کے گھاٹ اتار دوں گا، اور نہر عتیق پار کر کے مسلمانوں کے لشکر کے سامنے خیمہ زن ہوا اور جنگ کے آثار شروع ہو گئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیماری کی وجہ سے ایک بلند جگہ سے جنگ کی قیادت شروع کی۔ انہوں نے اور مسلمانوں نے دعاؤں اور سورہ انفال کا ورد شروع کیا۔ دوپہر کو جنگ کا آغاز ہوا اور شام تک زبردست جنگ جاری رہی۔ ہاتھیوں نے مسلمانوں کے لشکر کو تتر بتر کر دیا لیکن حضرت عاصم بن عمرو اور ان کے ساتھیوں نے فیلبانوں کو نشانہ بنا کر تیروں کی بارش کر دی اور کئی ہاتھی مروا ڈالے۔ لیکن جنگ بے نتیجہ ختم ہوئی۔ اس روز کو یوم ارماث کے نام سے یاد کیا گیا۔ دوسرے دن جنگ پھر شروع ہوئی۔ جنگ گھمسان کی ہو رہی تھی کہ مسلمانوں نے اچانک حضرت قعقاع بن عمرو التمیمی کو دیکھا جو اپنے چھ ہزار فوجیوں کے ساتھ پہنچ کر انتہائی جرأت اور بہادری سے جنگ میں شریک ہو چکے ہیں اس سے حوصلے بڑھ گئے۔ اور مسلمان لشکر نے بڑی قوت و طاقت سے جنگ کی۔ اس دن کو یوم "اغواث" کہا گیا۔ اس روز ابو محجن ثقفی نے جیل سے نکل کر اپنی زبردست شجاعت اور دلیری کا مظاہرہ کیا کہ سب مسلمانوں نے ان کی بہادری کی داد دی اور حیرت زدہ تھے کہ یہ کون شخص ہے؟

ابو محجن نے شراب کی تعریف میں اشعار کہے تھے اس کی سزا کے طور پر حضرت سعدؓ نے انہیں قید کر دیا تھا۔ انہوں نے حضرت سعدؓ کی اہلیہ حضرت سلمیٰ کی منت سماجت کی کہ انہیں رہا کر دیں وہ جنگ میں شریک ہونے کے بعد خود بخود جیل میں آ جائیں گے۔ چنانچہ سلمیٰ نے ان کی بیڑیاں کھول دیں وہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا گھوڑا لے کر جنگ میں شریک ہو گئے۔ اور داد شجاعت دی۔ تیسرا روز یوم عماس کہلایا۔ اس روز بھی زبردست جنگ ہوئی۔ مگر جنگ کا خاتمہ ہوا۔ چوتھے روز حضرت قعقاع بن عمرو نے مسلمانوں کو حوصلہ دلا کر حملہ کیا اور رستم کے خیمہ تک پہنچ گئے۔ حضرت ہلال بن علقمہ نے رستم کو دیکھ لیا جو دریا کی جانب بھاگ رہا تھا مگر انہوں نے پیچھا کر کے قتل کر دیا اور زوردار نعرہ لگا کر اطلاع دی کہ رستم قتل ہو گیا یہ سنتے ہی ایرانی لشکر پسپا ہو گیا اور بیشتر بھاگتے ہوئے دریا میں ڈوب گئے۔ حضرت زہرہ بن حویہ نے رستم کے دست راست جالینوس کو قتل کیا۔ ہرمزان نے چھوٹی سی تعداد کے ساتھ راہ فرار اختیار کی اور ایرانی بادشاہ یزدجرد سے جا ملا۔ قادسیہ فیصلہ کن جنگ ثابت ہوئی اس کے بعد مسلمانوں کے لیے ایران و خراسان کے لیے راہ ہموار ہو گئی۔

٭٭٭

بقیہ : قرآنی فلسفہ

(الفرقان: ۵۲) راہ تبلیغ میں مبلغ کو اللہ کی نصرت پر یقین ہونا چاہئے "جو لوگ ہماری راہ میں جدوجہد کریں گے انہیں ضرور ہم اپنی راہیں دکھائیں گے" (العنکبوت: ۶۹) قرآن مجید داعی میں یہ وصف بھی دیکھنا چاہتا ہے کہ تبلیغ میں نرمی شفقت اور سہولت کو پیش نظر رکھا جائے۔ لوگوں کو احکام آسان کر کے پیش کرنا چاہئے۔ قرآن پکار رہا ہے۔ قل لعبادی یقولوا التی ھی احسن (بنی اسرائیل: ۵۳) گفتگو کے دوران نرم انداز بیان اختیار کیا جائے (فقولا لہ قولا لینا لعلہ یتذکر او یخشیٰ، طٰہٰ: ۴۴) گستاخانہ اور دل شکن رویہ پر درگزر کرنا چاہئے اور اپنے رفقاء جماعت سے مشفقانہ برتاؤ کرنا چاہئے۔ واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین (الشعراء: ۲۱۵) قرآن مجید حسن خلق، نرم مزاجی، ہمدردی، فراخدلی، بے لوثی، بے خوفی، بلند ہمتی، جہد مسلسل، اتحاد قول و عمل، اخوت و الفت، خشیت الٰہی، فرض شناسی، نیک نیتی، خود اعتمادی، صبر و مصابرت اور عزیمت کو مبلغ کی صفات قرار دیتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآنی دعوت کی تاثیر آج بھی قائم ہے۔ المیہ یہ ہے کہ ہم خلوص دل سے کاسہ طلب لیکر ادھر متوجہ ہی نہیں ہوتے ورنہ ھذا بلاغ للناس کی آواز تو آج بھی ہمارے دل پر دستک دے رہی ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

مفت مشورہ برائے خدمت خلق،
ہمارے پاس شفاء کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، شفاء کی گارنٹی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ عام جسمانی طاقت، خون، بھوک و ہاضمہ کے لئے ● دل، دماغ، جگر، معدہ، شانہ، پٹھے، ہاضمہ کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت، و طاقتور بنانے کے لئے ● تمام خاص مردانہ زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● دودھ، مکھن، گوشت و فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کے لئے ● چالیس سال کی تجربہ شدہ۔
دیسی دواؤں کا مفت مشورہ
(جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔)
حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ [illegible] گورنمنٹ آف پاکستان
فون دکان 354840
رہائش 354795
چاندنی چوک، محلہ غلام محمد آباد، فیصل آباد۔ پوسٹ کوڈ 38900
MUHAMMADI FSD.

پردہ کی شرعی حیثیت

قرآن وحدیث کی روشنی میں

از
مولانا احسان اللہ شائق
کراچی

بلاشبہ اسلام میں عورتوں کو نامحرم مردوں (جن سے کسی وقت بھی نکاح ہو سکتا ہے) سے پردہ کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی تہذیب میں ہمیشہ سے پردہ داخل ہے یہ بے پردگی ان قوموں کا وطیرہ ہے جو نبوت کی روشنی سے محروم ہیں افسوس ہے مسلمانوں کی عورتیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتی ہیں اپنے کو مسلمان کہتی ہیں ان میں بے پردگی کا سیلاب ہے جو پوری قوم کو بہا کر لے جا رہا ہے ایک طرف تو نیم آستین فراک پہنی ہوئی بلکہ نیم عریاں باریک کپڑوں میں بن سنور کر خوشبو اور پاؤڈر سے آراستہ ہو کر کھلے سر کھلے چہرہ بازاروں میں، سینما اور تفریح گاہوں میں اسکول کالجوں میں دفتروں اور شادی بیاہ کی تقریبات میں مردوں کے سامنے حسن وجمال کا مظاہرہ کرتی پھرتی ہیں۔

دوسری طرف گھروں میں چچا زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، دیور، جیٹھ، نندوئی اور بہنوئیوں سے آزادانہ اختلاط اور بے محابا میل جول کا ایک بازار گرم ہے جس نے اندرون خانہ جہنم کا منظر بنا رکھا ہے جس کے بے شمار مفاسد معاشرہ میں بری طرح اثر انداز ہو رہے ہیں باپ بیٹی میں ناجائز تعلقات قائم ہو رہے ہیں۔ اور بہن بھائی میں ناجائز تعلقات قائم ہو رہے ہیں۔ (معاذ اللہ) سالی بہنوئی، دیور بھابی کے آپس میں ناجائز تعلقات کا تو ذکر ہی کیا۔ یہ تو روز کا واقعہ ہے۔ ہر شخص پریشانیوں سے دوچار ہے۔ اور معاشرہ تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ ہر کوئی پریشانی میں مبتلا ہے۔ کبھی تو خیال ہوتا ہے کہ آسیب کا اثر ہے عاملوں کے پیچھے مارا مارا پھرتا ہے اور کبھی خیال کرتا ہے کہ جریان یا سیلان کا مرض ہے۔ لہٰذا حکیموں کے ہی دروازوں کی خاک چھان رہا ہوتا ہے۔ کبھی خیال آتا ہے کہ مزاروں میں منت چڑھانے سے سنگدل محبوب کھنچے میں آجاتا ہے۔ لہٰذا مزاروں پر جا کر چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ جب ہر طرف سے مایوسی ہوتی ہے کہیں سے مسئلہ حل ہوتا نظر نہیں آتا تو خودکشی کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور خودکشی کر لیتے ہیں۔ ہائے افسوس کبھی رب کائنات کی طرف بھی نظر کی ہوتی ان کے سامنے اپنے مسائل پیش کرتا۔

بہرحال ہر شخص پریشان اور سرگرداں نظر آتا ہے لیکن کوئی اس کے اسباب پر غور نہیں کرتا۔ نہ ان پریشانیوں سے نجات کا کوئی حل تلاش کرتا ہے معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ سب بے پردگی اور عریانی کا نتیجہ ہے۔ آج بھی شریعت کے مطابق پردہ کا اہتمام کیا جائے اور اپنی نظروں کی حفاظت کی جائے اور اپنے تمام اعضا کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچایا جائے تو ان شاء اللہ فوراً ہی معاشرہ سدھر سکتا ہے اور ہر شخص کو چین وسکون کی زندگی مل سکتی ہے۔ پردہ کی شریعت میں کتنی سخت تاکید آئی ہے اس کا کچھ اندازہ لگ سکتا ہے کہ قرآن کریم نے پردہ کے ہر پہلو کو واضح کیا ہے کس کس سے پردہ ضروری ہے ایک ایک کر کے گنوایا اور کس کس سے پردہ کرنا ضروری نہیں ہے اس کو بھی بیان کر دیا۔ اور بے پردگی کی شناعت کو خوب بیان کیا۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیة الاولیٰ (احزاب) آلایۃ

یعنی تم اپنے گھروں میں رہو اور زمانہ قدیم کی روایات کے موافق مت پھرو۔ اسی طرح ارشاد ہے۔

یاایھا النبی قل لازواجک وبنٰتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن۔ (الایۃ احزاب)

اے نبی! آپ اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیجئے کہ جب مجبوریوں کی بنا پر گھروں سے باہر جانا پڑے تو اپنے چہروں کے اوپر بھی چادروں کا حصہ لٹکا لیا کریں تاکہ چہرے کے ساتھ سر بھی چھپ جائے۔ اسی طرح ارشاد فرمایا:

واذا سألتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب ط (احزاب)

یعنی جب تم پیغمبر علیہ السلام کی بیویوں سے کوئی سامان مانگنے جاؤ تو ان سے وہ سامان پردے کے باہر سے مانگا کرو۔ یہ طریقہ تمہارے دلوں اور ان کے قلوب کے پاک رہنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ (سورہ احزاب)

اور ارشاد فرمایا

قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذٰلک ازکیٰ لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون ○ وقل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او اٰبائھن او اٰباء بعولتھن او ابنائھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسائھن او ما ملکت ایمانھن او التابعین غیر اولی الاربة من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علیٰ عورات النساء ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہ المؤمنون لعلکم تفلحون ○

آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ (یعنی جس عضو کی طرف مطلق دیکھنا ناجائز ہے اس کو بالکل نہ دیکھیں اور جس کو فی نفسہ دیکھنا جائز ہے مگر

شہوت سے جائز نہیں اس کو شہوت سے نہ دیکھیں) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (یعنی ناجائز محل میں شہوت رانی نہ کریں جس میں زنا اور لواطت سب شامل ہے) یہ ان کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے۔ (اور اس کے خلاف میں آلودگی ہے) بے شک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے۔ جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں۔ (پس خلاف کرنے والے سزا پانے کے مستحق ہوں گے۔) اور (اسی طرح) مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ (وہ بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ (یعنی جس عضو کی طرف مطلقاً دیکھنا ناجائز ہے اس کو بالکل نہ دیکھیں اور جس کو بلا ضرورت دیکھنا جائز ہے مگر شہوت سے دیکھنا ناجائز ہے اس کو شہوت سے نہ دیکھیں) اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں (یعنی ناجائز محل میں شہوت رانی نہ کریں۔ جس میں زنا و سحاق سب شامل ہے) اور اپنی زینت (کے مواقع) کو ظاہر نہ کریں۔ زینت سے مراد زیور جیسے کنگن، چوڑی، پازیب، بازو بند، طوق، جھومر، پٹی، بالیاں وغیرہ اور ان کے مواقع سے مراد ہاتھ، پنڈلی، بازو، گردن، سر، سینہ، کان یعنی ان سب مواقع کو سب سے چھپائے رکھے۔ بلحاظ ان دو استثناؤں کے جو آگے آتے ہیں۔ اور جب ان مواقع کو اجانب سے پوشیدہ رکھنا واجب ہے جن کا ظاہر کرنا محارم کے روبرو جائز ہے جیسا کہ آگے آتا ہے تو اور مواقع اور اعضا جو بدن کے رہ گئے جیسے پشت و شکم وغیرہ جن کا کھولنا محارم کے آگے بھی جائز نہیں ان کا پوشیدہ رکھنا بدلالۃ النص واجب ہو گیا۔ حاصل یہ ہوا کہ سر سے پاؤں تک تمام بدن اپنا پوشیدہ رکھیں۔ دو استثنا جن کا ذکر اوپر آیا ہے ان میں سے پہلا استثنا مواقع ضرورت کے لحاظ سے ہے کہ روزمرہ کے کام کاج میں جن اعضا کے کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے ان کو مستثنیٰ قرار دیا گیا اس کی تفصیل یہ ہے مگر جو اس (موقع زینت) میں سے (غالباً) کھلا (ہی) رہتا ہے۔ (جس کو چھپانے میں ہر وقت حرج ہے مراد اس موقع پر زینت سے چہرہ اور ہاتھ کی ہتھیلیاں اور اصح اقوال کے مطابق دونوں قدم بھی کیونکہ چہرہ تو عادتاً طور پر مجمع زینت ہے۔ اور بعض زینتیں قصداً بھی اس میں کی جاتی ہیں مثل سرمہ وغیرہ اور ہتھیلیاں اور انگلیاں انگوٹھی چھلے مہندی کا موقع ہے۔ اور قدمین بھی اور مہندی کا موقع ہے پس ان مواقع کو اس ضرورت مستثنیٰ فرمایا ہے کہ ان کو کھولے بغیر کام کاج نہیں ہو سکتا۔ اور ما ظہر کی تفسیر کی وجہ اور کفین کے ساتھ حدیث میں آتی ہے۔ اور قدمین کو اس پر فقہاء نے قیاس کر کے اس حکم میں شامل قرار دیا) اور خصوصاً سر اور سینہ ڈھکنے کا بہت اہتمام کریں اور) اپنے دوپٹے (جو سر ڈھکنے کیلئے ہیں) اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں (گو سینہ قمیص سے ڈھک جاتا ہے لیکن اکثر قمیص میں سامنے کا گریبان کھلا رہتا ہے۔ اور سینے کی ہیئت قمیص کے باوجود ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے اہتمام کی ضرورت ہوئی۔ آگے دوسرا استثنا بیان کیا جاتا ہے۔ جس میں محرم مردوں وغیرہ کو پردہ کے حکم مذکور سے مستثنیٰ کیا گیا) اور اپنے مذکورہ (مواقع زینت) کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے محارم پر (یعنی) اپنے باپ پر یا اپنے شوہر کے باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر یا اپنے (حقیقی علاتی واخیافی) بھائیوں پر (نہ کہ چچازاد، ماموں زاد وغیرہ بھائیوں پر) یا اپنے (مذکورہ) بھائیوں کے بیٹوں پر یا اپنی (حقیقی و علاتی واخیافی) بہنوں کے بیٹوں پر (نہ کہ چچازاد پھوپی زاد، خالہ زاد بہنوں کی اولاد پر) یا اپنی (یعنی دین شریک) عورتوں پر (مطلب یہ ہے کہ مسلمان عورتوں پر کیونکہ کافر عورتوں کا حکم مثل اجنبی مرد کے ہے۔ اس سے بھی پردہ واجب ہے

رواہ فی عن طاؤس ومجاہد وعطاً وسعید بن المسیب وابراھیم)

یا اپنی لونڈیوں پر مطلقاً گو کافر ہی ہوں کیونکہ مرد غلام کا حکم امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مثل اجنبی مرد کے ہے۔ اس سے بھی پردہ واجب ہے۔

رواہ فی الدار عن طاؤس، مجاہد وسعید بن المسیب وابراھیم)

یا ان مردوں پر جو محض کھانے پینے کے واسطے (طفیلی) کے طور پر رہتے ہوں اور ان کو (بوجہ حواس درست نہ ہونے کے عورتوں کی طرف) ذرا توجہ نہ ہو، (تابعین کی تخصیص اس لئے اس وقت ایسے لوگ موجود تھے۔ کذا فی الدار عن ابن عباس اور اسی حکم میں ہے ہر مسلوب العقل پس مدار حکم کا سبب حواس پر ہے نہ کہ تابع اور طفیلی ہونے پر مگر اس وقت تابع ایسے ہی تھے اس لئے تابع کا ذکر کر دیا گیا بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ

فی الدر مغفل فی عقلہ لا حق لا یکترث للنساء

اور جو سمجھ رکھتا ہو تو وہ بہرحال اجنبی مرد ہے۔ گو بوڑھا یا خصی یا مجبوب ہی کیوں نہ ہو اس سے پردہ واجب ہے) یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کی باتوں سے ابھی واقف نہیں ہوئے (مراد وہ بچے ہیں جو ابھی بلوغ کی قریب نہیں پہنچے۔ اور انہیں شہوت کی کچھ خبر نہیں۔ پس ان کے سامنے وجہ کفین و قدمین کے علاوہ زینت کے مواقع مذکورہ کا ظاہر کرنا بھی جائز ہے۔ یعنی سر، سینہ اور شوہر کے روبرو کسی جگہ کا بھی اخفا واجب نہیں مگر خاص بدن کو دیکھنا خلاف اولیٰ ہے اور (پردے کا یہاں تک اہتمام رکھیں کہ چلنے میں) اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے۔ (یعنی زیور کی آواز غیر محرم کے کان تک پہنچے۔) اور مسلمانو! تم سے جو ان احکام میں کوتاہی ہو گئی ہو تو تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ (ورنہ معصیت فلاح کامل ہو جاتی ہے)

خلاصۃ التفسیر از معارف القرآن (سورہ نور)

ان آیات سے واضح ہے کہ قرآن کریم نے پردہ کے حکم کو کتنا کھول کر بیان فرمایا ہے اور کتنے اہتمام سے اس کو ذکر کیا قرآن کریم اور شریعت مطہرہ میں جس قدر اہتمام سے پردہ کے مسائل و احکام کو بیان کیا گیا ہے اگر اس کے مطابق اپنے گھروں میں پردہ کا اہتمام کریں تو بہت جلد معاشرہ سدھر سکتا ہے۔ فواحشات کا انسداد اور پریشانیوں کا ازالہ ہو سکتا ہے۔

اسی طرح نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی پردہ کے احکام کو بہت واضح طور پر بیان فرمایا اور اس کے پابندی کرنے کا تاکیداً حکم فرمایا چند احادیث اس سلسلہ میں پیش خدمت ہیں۔

عن ابن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس للنساء نصیب فی الخروج الا مضطرۃ رواہ الطبرانی فی الکبیر

یعنی عورتوں کو اپنے گھروں سے باہر نکلنے کا حق نہیں

ہے لیکن اس وقت کہ وہ مضطر اور مجبور ہو جائیں۔ (طبرانی)

اور ارشاد فرمایا:

المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفہا الشیطان۔ (ترمذی شریف: ج ۱ صفحہ ۱۴۰)

عورت چھپانے کی چیز ہے (یعنی عورت کے لئے پردہ ضروری ہے) کیونکہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاک جھانک کرتا ہے۔

بدباطن لوگ جو بری نظر سے عورت کو تاکتے ہیں وہ سب شیطان ہیں کیونکہ گلی کوچوں اور بازاروں میں ان شیاطین کی کمی نہیں ہوتی۔ اس واسطے عورت کو چاہیئے کہ بلا ضرورت شدید گھر سے باہر نہ نکلے۔

وعن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ قال جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہا ام خلاد وھی منتقبۃ تسال عن ابنہا وھو مقتول فقال لہا بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم جئت تسالین عن ابنک وانت منتقبۃ فقالت ان ارزاء ابنی فلن ارزا حیائی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنک لہ اجر شہیدین قالت ولم ذاک یارسول اللہ؟ قال لانہ قتلہ اھل الکتاب۔

(رواہ ابوداؤد فی کتاب الجہاد)

حضرت قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک صحابی عورت جن کو ام خلاد کہا جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بیٹے سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں ان کا بیٹا کسی (غزوہ میں) شہید ہو گیا تھا۔ جب وہ آئیں تو اپنے چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے تھیں ان کا یہ حال دیکھ کر کسی صحابی نے کہا کہ تم اپنے بیٹے کا حال معلوم کرنے آئی ہو اور نقاب ڈالے ہوئے آئی ہو! حضرت ام خلاد نے جواب دیا کہ اگر بیٹے کے بارے میں مصیبت زدہ ہو گئی ہوں تو اپنی شرم و حیا کو کھو کر ہرگز مصیبت زدہ نہ ہوں گی۔ (یعنی حیا کا چلا جانا ایسی مصیبت زدہ چیز ہے جیسے بیٹے کا ختم ہو جانا) حضرت ام خلاد کے پوچھنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا تمہارے بیٹے کے لئے دو شہیدوں کا ثواب ہے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ کیوں؟ ارشاد فرمایا اس لئے کہ اسے اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔ (سنن ابی داؤد)

وعن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا انہا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و میمونۃ اذ اقبل ابن ام مکتوم فدخل علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجبا منہ فقلت یارسول اللہ الیس ھو اعمی لا یبصرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ

(رواہ احمد والترمذی وابوداؤد)

حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میمونہ رضی اللہ عنہا ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ اچانک عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سامنے سے آ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے لگے چونکہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نابینا تھے اس لئے ہم نے پردہ کرنے کا ارادہ نہیں کیا (اسی طرح اپنی جگہ بیٹھی رہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان سے پردہ کرو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ ہم کو تو وہ نہیں دیکھ رہے ہیں۔ اس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو؟

(مشکوٰۃ صفحہ ۲۶۹)

وعن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل یارسول اللہ ارأیت الحمو قال الحمو الموت (رواہ البخاری ومسلم)

(مشکوٰۃ صفحہ ۲۶۸)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (نامحرم) عورتوں کے پاس مت جایا کرو، ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورت کی سسرال کے مردوں کے متعلق

وہ فصاحت و بلاغت میں لاجواب تھی لیکن زمانے نے اس کو مسکین و مجبور بنا دیا تھا

کوتوال کوفہ کے گھر میں مغرب کے وقت ایک خستہ حال بڑھیا پھٹے پرانے لباس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ لیکن اپنے چہرے پر ایک شاہانہ ٹھاٹھ لئے ہوئے تھی۔ اس کی گفتگو سے کوتوال شہر اچھا خاصا متاثر ہو رہا تھا۔ اس کی گفتگو میں بلا کی فصاحت و بلاغت ظاہر ہو رہی تھی۔ جب وہ بات کرتی تھی تو اس کے چہرے پر عظمت رفتہ کی جھلک آ جاتی تھی۔ وہ کوتوال شہر سے کہہ رہی تھی۔ میں تیرے پاس نامرادی کی لاٹھی ٹیکتے ٹیکتے پہنچی ہوں۔ کل عید ہے اور میرے بچوں کے پاس کچھ نہیں۔ میرے پاس صرف دو پوستین ہیں۔ جن کو میں ایک ان کے نیچے بچھا دیتی ہوں اور ایک اوپر ڈال دیتی ہوں۔ اگر تو میری کوئی مدد کر سکتا ہے تو ضرور کر لیکن اس مدد سے پہلے تجھ پر واضح کر دوں کہ یہ بات صرف تیرے اور میرے ہی درمیان رہے گی نہ تو تو کسی دوست کو ہمراز بنائے گا نہ دشمن کو بتائے گا۔ کیونکہ دوست سنے گا تو غمگین ہوگا۔ دشمن سنے گا تو ہنسے گا اس لئے میں دونوں کو پسند نہیں کرتی کوتوال نے یہ سن کر اس سے رازداری کا وعدہ کیا اور اندر چلا گیا۔ واپس آ کر اس کو اشرفیوں کی ایک تھیلی دی اور بڑھیا کو کہا یہ اگلوں (جو اس دنیا سے جا چکے ہیں) کا زاد راہ ہے۔ بڑھیا نہایت تشکر سے یہ تھیلی لے کر اس کو دعائیں دیتی ہوئی چلی گئی۔ کوتوال شہر کے پیچھے اس کا بیٹا کھڑا یہ ساری گفتگو سن رہا تھا۔ بڑھیا کے جانے کے بعد اس نے اپنے باپ سے پوچھا یہ بڑھیا اپنی وضع قطع اور لباس کے اعتبار سے ایک فقیرنی معلوم ہوتی تھی۔ لیکن اپنی گفتگو میں یہ بڑی عالمہ و فاضلہ تھی۔ کوتوال نے اپنے بیٹے کو بتایا کہ یہ بڑھیا خلیفہ ہارون رشید کے وزیر جعفر برمکی کی ماں تھی۔ اس کے بیٹے جعفر برمکی نے اس کی خدمت کیلئے پانچ ہزار کنیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ لیکن یہ اس وقت بھی یہی کہتی تھی کہ جعفر برمکی اپنی ماں کی خدمت میں کوتاہی برتتا ہے۔

کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سسرال کے رشتہ دار تو موت ہیں۔

(مشکوٰۃ ص ۲۶۸)

فائدہ: اس حدیث میں جو سب سے زیادہ قابل توجہ چیز ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی سسرال کے مردوں کو موت سے تشبیہ دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عورت اپنے جیٹھ، دیور اور نندوئی وغیرہ سے اور اسی طرح سسرال کے دوسرے رشتہ داروں سے گہرا پردہ کرے۔ یوں تو ہر نامحرم سے پردہ کرنا ضروری ہے لیکن جیٹھ، دیور اور ان کے رشتہ داروں کے سامنے آنے سے اس طرح بچنا ضروری ہے جیسے موت کے بچنے کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ان لوگوں کو اپنا سمجھ کر اندر بلا لیا جاتا ہے اور بلا تکلف جیٹھ، دیور اور شوہر کے عزیز و اقارب اندر چلے جاتے ہیں اور بہت جلد خلط ملط کر لیتے ہیں۔ اور ہنسی دل لگی تک کی نوبتیں آ جاتی ہیں شوہر یہ سمجھتا ہے یہ تو اپنے لوگ ہیں ان سے کیا روک ٹوک کی جائے۔ لیکن جب دونوں طرف سے یگانگت کے جذبات ہوں اور کثرت سے آنا جانا ہو اور شوہر گھر سے غائب ہو تو پھر ان ہونے واقعات تک رونما ہونے جاتے ہیں۔ (چنانچہ اخبارات میں اس قسم کے واقعات اکثر چھپ جاتے ہیں کہ بھابی دیور میں ناجائز تعلقات ہو گئے۔ وغیرہ)

اس سے قتل و قتال کی نوبت بھی آ جاتی ہے غیر کی عورت کو اتنی جلدی اغوا نہیں کیا جا سکتا۔ جتنی جلدی اور با آسانی دیور، جیٹھ اپنی بھابی کو، بہنوئی سالی کو خالہ زاد، پھوپھی زاد وغیرہ کو اغوا کرنے یا بے حیائی کے کام پر آمادہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا (نامحرم کو) دیکھنا اور کان زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا غیر محرم کی آواز کو سننا ہے (یہاں تک کہ عورتوں کو جہری نماز میں پکار کر قرات کرنا جائز نہیں اسی طرح عورتوں کو حج میں تلبیہ (لبیک) پکار کر کہنا جائز نہیں، اور زبان زنا کرتی ہے اس کا زنا غیر محرم سے از رہ شہوت باتیں کرنا (حتیٰ کہ جوان عورتوں کے لئے غیر محرم مرد کو سلام کرنا جائز نہیں) اور ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا غیر محرم کو (پکڑنا) چھونا ہے۔ اور پاؤں بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا (غیر محرم کی طرف برے ارادہ سے) چلنا اور دل خواہش و تمنا کرتا ہے اور پھر شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

(مسلم شریف ص ۳۳۶، ج ۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی عورتوں کو حکم فرمایا ہے کہ جب کسی مجبوری سے اپنے گھر سے باہر نکلیں جو ان چادروں سے چہرے کو ڈھانپ لیں جو سروں کے اوپر پڑی چادریں اوڑھ رکھی ہیں اور راہ چلنے کے لئے صرف ایک آنکھ ظاہر کریں۔

(تحفہ خواتین)

اور حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ کیا تم اپنی عورتوں اور ماں بہنوں بیٹیوں کو چھوڑ دیتے ہو کہ وہ بازاروں

باقی ص ۳۶ پر

بے صدا ہو جائے گا یہ سازِ ہستی ایک دن

موت کی سختی اور ہولناکی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!
لذتوں کو توڑنے والی
یعنی موت کا ذکر بکثرت کیا کرو۔

از: عنایت الرحمٰن رحمانی خانوخیل، ڈیرہ اسماعیل خان

ضروری تصحیح

مذکورہ دونوں مضامین "موت کی سختی اور ہولناکی" "عذاب قبر برحق ہے" گزشتہ شمارہ میں صفحہ ۱۳ صفحہ ۱۵ پر شائع ہوئے لیکن پیسٹنگ میں دونوں مضامین خلط ملط ہو گئے۔ جس کی وجہ سے دونوں مضامین کی افادیت بھی ختم ہو گئی۔ اسی لیے یہ دونوں مضامین دوبارہ شائع کیے جا رہے ہیں، ہم اس غلطی پر قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔ (ادارہ)

دنیا میں انسان منزلِ آخرت کا مسافر ہے اور وقت کا دھارا اسے لمحہ بہ لمحہ منزل سے قریب تر کر رہا ہے لیکن ویرانہ دنیا کی دلفریب رنگینیوں سے مسحور ہو کر آدمی اپنی عاقبت سے غافل اور بے فکر ہو جاتا ہے اسے یہ دھیان ہی نہیں رہتا کہ جس طرح وہ تنہا یہاں آیا تھا اسی طرح تن تنہا ایک دن یہاں سے لوٹ جانا ہے ہزاروں من مٹی کے نیچے آغوشِ لحد کی وحشت و تنہائی سے اسے سابقہ ہو گا جہاں نہ بیوی بچے ہوں گے نہ عزیز و اقارب نہ کوئی مونس و غمخوار نہ مال و اسباب یہ ایک ہولناک حالت ہر انسان کو پیش آنے والی ہے جہاں صرف ایک چیز یعنی نیک اعمال کام آئیں گے یہ انسان کی خود فراموشی ہے کہ وہ ناپائیدار دلچسپیوں میں لگ کر قبر و حشر اور موت کی تیاری سے غافل رہتا ہے انبیاء کرام علیہم السلام و اولیاء کرام کے اقوال ہمیں اس غفلت سے بیدار کرتے ہیں ان کے اقوال مبارکہ کیمیا اثر سے دل کی آنکھیں کھلتی ہیں دنیا سے دل سرد ہوتا ہے آخرت کا شوق پیدا ہوتا ہے نفس و قلب کے رذائل صاف ہوتے ہیں اور آدمی کو اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر دامن گیر ہوتی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا گذر ایک قبرستان پر ہوا تو آپس میں کہنے لگے کیوں نہ ہم نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ کسی مردہ کو اس کی قبر سے اٹھائے تاکہ وہ ہمیں احوالِ موت سے اطلاع دے چنانچہ انہوں نے نماز پڑھ کر دعا کی یا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنا سر ایک پرانی قبر سے باہر نکالا اور کہنے لگا اے لوگو! تم کیا چاہتے ہو بخدا مجھے موت آئے ہوئے نوے سال گذر گئے مگر موت کی تلخی اب بھی یوں محسوس ہوتی ہے جیسے کہ یہ تازہ واقعہ ہو سو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ مجھے اصل حالت میں لوٹا دے اس کی آنکھوں کے مابین سجدوں سے محراب پڑی ہوئی تھی۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کا قول نقل فرماتے ہیں کہ موت کی سختی اور تکلیف مومن کے لیے اسی قدر ہے جیسے کسی کو تلوار کی تین سو ضربیں لگائی جائیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ہاشمیؓ حضور علیہ السلام کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب اسلام کا نور دل میں گھر کر لیتا ہے تو اس میں کشادگی اور وسعت پیدا ہو جاتی ہے عرض کیا گیا کہ اس کی کوئی علامت بھی ہے ارشاد فرمایا ہاں دھوکے والے گھر یعنی دنیا سے بیزاری اور دارِ آخرت کے ساتھ لگن اور وقت سے پہلے موت کی تیاری۔ حضرت میمون بن مہرانؒ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو! (۱) اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) اپنی صحت کو بیماری سے پہلے (۳) اپنی فرصت کو مشغول ہونے سے پہلے (۴) اپنی تونگری کو محتاجی سے پہلے (۵) اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے کچھ لوگوں کو ہنستے دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ اگر تم موت کو بکثرت یاد کرتے تو وہ تمہیں اس حال سے روک دیتی پھر ارشاد فرمایا کہ لذتوں کو توڑنے والی یعنی موت کا ذکر بکثرت کیا کرو۔ حضرت عمرؓ ایک بار حضرت کعبؓ سے فرمانے لگے کہ ہمیں موت کے متعلق کوئی بات بتاؤ حضرت کعبؓ نے فرمایا کہ موت ایک خاردار درخت کی طرح ہے جسے کسی انسان کے پیٹ میں داخل کر دیا گیا ہو اور ہر کانٹا اس کے پیٹ میں اپنی جگہ پکڑ لے پھر ایک طاقتور آدمی اس درخت کو زور سے کھینچنے لگے جس سے اس کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے اور کچھ اندر ہی پھنسا رہ جائے۔ حضرت سفیان ثوریؒ کے متعلق منقول ہے کہ ان کے پاس کبھی موت کا تذکرہ آجاتا تو کئی روز تک بے حس پڑے رہتے اور جس شئی کے متعلق پوچھا جاتا تو فرماتے مجھے کچھ پتہ نہیں مجھے کچھ پتہ نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتے تھے بعض کافر کہنے لگے کہ آپ تو تازہ مرنے والوں کو زندہ کرتے ہیں ممکن ہے وہ ابھی مرا نہ ہو آپ کسی پرانے مردہ کو زندہ کریں آپ نے فرمایا کہ تم خود جس کا چاہو انتخاب کر لو کہنے لگے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کو زندہ کیجئے آپ اس کی قبر پر تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے سام کو زندہ فرما دیا دیکھا گیا کہ ان کی ڈاڑھی اور سر کے بال سفید ہو رہے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے زمانہ میں تو بال سفید نہ ہوتے تھے آپ کے بال کیسے سفید ہو گئے؟ کہنے لگے کہ میں نے آواز سنی تو سمجھا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے بس اس کی ہیبت سے میرے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید ہو گئے پوچھا گیا کہ آپ کو موت آئے ہوئے کتنی مدت ہو گئی کہنے لگے چار ہزار سال مگر موت کی تلخی کا اثر ابھی برقرار

باقی ہے۔ کہتے ہیں کہ جو مومن بھی وفات پاتا ہے اس پر زندگی اور دنیا میں واپسی ایک بار پھر پیش کی جاتی ہے مگر وہ موت کی سختی کے ڈر سے اسے پسند نہیں کرتا البتہ شہداء چونکہ موت کی سختی سے محفوظ رہتے ہیں اس لئے وہ دوبارہ لوٹنے اور پھر جہاد کر کے شہید ہونے کی تمنا کرتے ہیں کیونکہ ارشاد نبویؐ ہے کہ شہید کی موت کے وقت اتنی تکلیف بھی نہیں ہوتی کہ جتنی تم کو چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے ایک مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملاقات ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام سے ہوئی تو آپؑ نے فرمایا کہ اے عزرائیل مجھے وہ شکل دکھاؤ جس شکل میں آپ فاسق و فاجر لوگوں کی روح قبض کرتے ہیں ملک الموت نے فرمایا چھوڑو دیکھ نہ سکو گے لیکن خلیل اللہ کے اصرار پر ملک الموت نے فرمایا کہ تھوڑا دوسری طرف منہ پھیرو پھر جب خلیل اللہ نے دیکھا تو دیکھ کر بے ہوش ہو گئے اور ہوش میں آئے تو فرمانے لگے کہ قبر و حشر آخرت میں اور کوئی عذاب نہ ہو تو صرف عزرائیل کی اسی شکل میں روح قبض کرنا بھی سب سے بڑا عذاب ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد کی موت کا وقت قریب آیا تو ان کے حواس و عقل درست تھے تو میں نے ان سے موت کی کیفیت پوچھی تو فرمانے لگے واللہ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے میرے کندھوں پر رضوی پہاڑ رکھ دیا ہو اور میری روح سوئی کے سوراخ سے نکالی جا رہی ہو اور جیسے میرے پیٹ میں طوبیٰ درخت کے کانٹے پیوست ہوں اور جیسے آسمان و زمین کے دونوں پاٹ مل چکے ہوں اور میں ان دونوں کے درمیان پھنسا ہوا ہوں۔ ابو حامد لفافؒ کا مقولہ ہے کہ جو شخص موت کو بکثرت یاد کرتا ہے تو اسے تین چیزوں کا اعزاز نصیب ہوتا ہے۔ توبہ میں جلدی، روزی میں قناعت، اور عبادت میں فرحت اور جو شخص موت کا دھیان نہیں رکھتا اسے تین چیزوں میں مبتلا ہونے کی سزا ملتی ہے۔ توبہ میں تاخیر۔ قدر کفایت روزی پر بے صبری۔ اور عبادت میں سستی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا مومن افضل ہے فرمایا جو خلق میں سب سے اچھا ہے عرض کیا گیا کون سا مومن دانا ہے فرمایا جو سب سے زیادہ موت کو یاد کرتا ہے اور اس کے لئے سب سے بہتر تیاری کرتا ہے۔ موت کی سختی اور ہولناکی سے آنکھوں کی بینائی ختم ہو جاتی ہے کانوں کے پردے پھٹ جاتے ہیں۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کو موت کے وقت دیکھا گیا تو آپ پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے پوچھا گیا تو فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ موت کتنی گھبراہٹ والی چیز ہے؟ موت کی وادی سے ہر انسان نے گزرنا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت اس لئے ہر انسان کو چاہیئے کہ موت کی تیاری کرے جس کا کوئی وقت مقرر نہیں نہ جانے کس قدم پہ روح پرواز کر جائے ؎

آدمی کا جسم کیا ہے جس سے پیدا ہے جہاں۔
ایک مٹی کی عمارت، ایک مٹی کا مکاں۔
خون کا گارا بنا یا اینٹ جس میں ہڈیاں۔
چند سانسوں پہ کھڑا ہے یہ خیالی آسماں۔
اور موت کی پرزور آندھی جس دم ٹکرائے گی۔
بس یہ عمارت ٹوٹ کر خاک میں مل جائے گی۔

اللّٰھم اجرنا من عذاب الموت۔ وصل اللّٰہ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

(منقول از تنبیہ الغافلین۔ فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ)

(ماخوذ ماہنامہ رضوان لکھنؤ)

عذاب قبر برحق ہے

ایک عبرت انگیز اور نصیحت آموز واقعہ

چند سال قبل ایک جماعت کے ساتھ جانا ہوا۔ مانسہرہ سے آگے ایک چھوٹے سے قصبہ میں پہنچے مسجد میں سامان رکھا اور تعلیم شروع کی۔ مسجد سے باہر ادھر ادھر کافی لوگ فارغ بیٹھے تھے ہم لوگ ان کے پاس گئے اور مسجد میں آنے کی دعوت دی تاکہ وہ تعلیم میں شریک ہو سکیں۔ کچھ لوگ ہمارے ساتھ مسجد آنے پر تیار ہو گئے ایک صاحب نے کہا کہ میں نماز کے وقت آؤں گا اور نماز کے بعد عذاب قبر کا ایک واقعہ آپ کو سناؤں گا چنانچہ ظہر کی نماز کے بعد یہ صاحب ہمارے پاس بیٹھ گئے اپنا تعارف کروایا کہ وہ ریٹائرڈ فوجی جوان ہیں۔ ۱۹۶۵ء کی پاک و ہند جنگ میں ایک قبرستان میں اسلحے کا ایک عارضی ذخیرہ بنایا گیا تھا اور کچھ نوجوانوں کے ساتھ اس کی بھی وہاں پہرے پر ڈیوٹی تھی دن کا وقت تھا اور کوئی خاص کام نہیں تھا چنانچہ اس نے قبرستان میں گھومنا شروع کر دیا۔ ایک پرانی قبر کے پاس گذر ہوا تو یوں محسوس ہوا جیسے قبر کے اندر سے ہڈیوں کے ٹوٹنے کی آواز آ رہی ہو۔ اس فوجی جوان نے بتایا کہ میں نے بندوق کی بٹ کے ساتھ قبر کی اینٹیں ہٹا لیں تاکہ دیکھوں یہ آواز کیسی ہے جیسے جیسے میں مٹی ہٹاتا گیا آواز اور تیز ہوتی گئی اور میری دلچسپی اور خوف بڑھتا گیا دن کا وقت تھا روشنی خوب پھیلی ہوئی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ قبر کے اندر انسانی ہڈیوں کا ڈھانچہ پڑا ہے اور اس پر چوہے کی شکل کا ایک جانور بیٹھا ہوا ہے اور جب وہ اپنا منہ اس ڈھانچہ پہ مارتا ہے تو سارا ڈھانچہ اکڑ جاتا ہے اور ہڈیوں کے ٹوٹنے اور چٹخنے کی آواز آتی ہے میرے سامنے تین مرتبہ اس جانور نے اپنا منہ ہڈی پہ مارا۔ مجھے بہت ترس آیا کہ یہ جانور مردے کو تکلیف پہنچا رہا ہے چنانچہ از لطف سے جب میں نے اس جانور کو مارنے کا ارادہ کیا تو وہ مٹی میں چھپ گیا تھوڑی دیر کے بعد وہ جانور قبر سے نکل کر میری طرف لپکا میرے اوپر کچھ ایسی دہشت سوار ہوئی کہ میں اسے مارنا بھول کر بھاگ کھڑا ہوا کافی دور جانے کے بعد میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ جانور تیزی سے میرے پیچھے بھاگا آ رہا تھا قریب ہی پانی کا ایک جوہڑ تھا اس جانور سے بچنے کے لئے میں اس جوہڑ میں داخل ہو گیا میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ وہ جانور جوہڑ کے کنارے پر آ کر رک گیا اور قدرے توقف کے بعد اس نے اپنا منہ پانی میں ڈال دیا۔ یکایک پانی کھولنے لگا میں بھاگ کر جوہڑ سے باہر نکلا میری ٹانگیں جل رہی تھیں جلد سرخ ہو چکی تھی اور آبلے بھی پڑ چکے تھے درد کی شدت سے میرا چلنا محال تھا میں نے اپنے ساتھیوں کو آواز دی چنانچہ ایبٹ آباد کے اسپتال میں مجھے داخل کروا دیا گیا اور پھر وہاں سے راولپنڈی کے بڑے فوجی ہسپتال (C.M.H) میں منتقل کر دیا گیا اور پھر وہاں سے میری ٹانگوں کا گوشت گلنا شروع ہو گیا اور ہر وقت خون اور پیپ بہہ کر بد بو دار رستا رہتا تھا کسی علاج سے افاقہ نہ ہوا تو مجھے علاج کے لئے

باقی ص ۲۶ پر

علم نجوم کی حقیقت اور شریعت میں اس کی مذمت

مولانا شیخ عمر فاروق صاحب، شہداد پور

یہ تو ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ اللہ رب العزت نے چاند، سورج اور ستاروں میں کچھ خاصیتیں رکھی ہیں جو انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں ان میں سے بعض خاصیات ایسی ہیں جن کا ہر شخص مشاہدہ کر سکتا ہے۔

مثلاً: سورج کے قرب و بعد سے گرمی اور سردی کا پیدا ہونا چاند کے اتار چڑھاؤ سے سمندر میں مدوجزر وغیرہ

اب بعض حضرات کا کہنا تو یہ ہے کہ ان ستاروں کی خصوصیات صرف اتنی ہیں جتنی عام مشاہدہ سے نظر آتی ہیں اور بعض لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ ان کے علاوہ بھی ستاروں کی گردش کے کچھ ایسے خواص ہوتے ہیں جو انسانی زندگی کے اکثر معاملات پر اثر ڈالتے ہیں۔ ایک انسان کے لئے کسی ستارے کا کسی خاص برج میں چلے جانا مسرتوں اور کامیابیوں کا سبب بنتا ہے اور کسی کے لئے غموں اور ناکامیوں کا۔ پھر بعض لوگ تو ان ستاروں ہی کو کامیابیوں اور ناکامیوں کے معاملہ میں مؤثر حقیقی مانتے ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ مؤثر حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے مگر اس نے ستاروں کو ایسے خواص عطا کر دیئے ہیں اس لئے دنیا کے دوسرے اسباب کی طرح وہ بھی انسان کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا ایک سبب ہوتے ہیں۔ جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو ستاروں کو مؤثر حقیقی مانتے ہیں یعنی یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کے انقلابات اور واقعات ستاروں ہی کے رہین منت ہیں۔ ستارے ہی دنیا کے تمام واقعات کے فیصلے کرتے ہیں۔ تو بلا شبہ ان کا یہ خیال غلط اور باطل ہے اور یہ عقیدہ انسان کو شرک کی حد تک پہنچا دیتا ہے۔ ایام جاہلیت میں اہل عرب بارش کے بارے میں یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ ایک خاص ستارہ (جسے "نوء" کہا جاتا تھا) بارش لے کر آتا ہے اور وہ بارش کے لئے مؤثر حقیقی کی حیثیت رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عقیدے کی سخت تردید فرمائی ہے جس کی تصریح آیات شریفہ میں موجود ہے رہے وہ لوگ جو دنیاوی واقعات میں حقیقی مؤثر تو اللہ تعالیٰ ہی کو مانتے ہیں لیکن ساتھ ہی اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ رب العزت نے ستاروں کو خواص عطا فرمائے ہیں جو سبب کے درجہ میں انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں، جس طرح بارش برسانے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن اس کا ظاہری سبب اللہ تعالیٰ نے بادل بنا دیئے ہیں۔ اسی طرح تمام ناکامیوں اور کامیابیوں کا سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت ہی ہے لیکن یہ ستارے ان ناکامیوں اور کامیابیوں کا ظاہری سبب بن جاتے ہیں۔ سو یہ خیال شرک نہیں ہے مگر قرآن و حدیث سے اس خیال کی نہ تصدیق ہوتی ہے نہ تردید، لہٰذا یہ کچھ بعید نہیں ہے کہ اللہ رب العزت نے ستاروں کی گردش اور ان کے طلوع و غروب میں کچھ ایسے اثرات رکھے ہوں لیکن ان اثرات کی جستجو کرنے کے لئے علم نجوم کی تحصیل اس علم پر اعتماد اور اس کی بنا پر مستقبل کے بارے میں فیصلے کرنا بہرحال ممنوع ہے اور ناجائز ہے اور احادیث مبارکہ میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تقدیر کا ذکر چھڑے تو رک جاؤ (یعنی اس میں زیادہ غور و خوض نہ کرو) اور جب ستاروں کا ذکر چھڑے تو رک جاؤ اور جب میرے صحابہؓ کا (یعنی ان کے باہمی اختلافات کا) ذکر چھڑے تو رک جاؤ۔

(طبرانی شریف)

خلیفہ دوم سیدنا حضرت عمر فاروق اعظمؓ کا ارشاد ہے کہ ستاروں کے علم سے اتنا علم حاصل کرو جس کے ذریعے تم خشکی اور سمندر میں راستے جان سکو اس کے بعد رک جاؤ۔

(احیاء علوم الدین)

اس ممانعت سے ستاروں کے خواص و آثار کا انکار لازم نہیں آتا بلکہ ان کے خواص و آثار کے پیچھے پڑنے ..... اور ان کی جستجو میں قیمتی اوقات برباد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

امام غزالی نے احیاء العلوم میں اس پر مفصل بحث کرتے ہوئے اس ممانعت کی متعدد حکمتیں بتلائی ہیں۔

علم نجوم کے مذموم ہونے کی حکمتیں

علم نجوم کے ممنوع اور مذموم ہونے کی پہلی حکمت تو یہ ہے کہ:-

۱۔ جب اس علم میں انسان کا انہماک بڑھتا ہے تو تجربہ یہ ہے کہ وہ رفتہ رفتہ ستاروں کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے اور یہ چیز اسے کشاں کشاں ستاروں کے مؤثر حقیقی ہونے کے مشرکانہ عقیدے کی طرف لے جاتی ہے۔

۲۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ستاروں میں کچھ خواص رکھے بھی ہوں تو ان کے یقینی علم کا ہمارے پاس سوائے وحی کے کوئی راستہ نہیں ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں احادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اس قسم کا کوئی علم عطا فرمایا تھا لیکن اب وہ علم جس کی بنیاد وحی الٰہی پر تھی۔ دنیا سے مٹ چکا ہے اب علم نجوم کے ماہرین کے پاس جو کچھ ہے وہ محض قیاسیات، اندازے اور تخمینے ہیں جن سے کوئی یقینی علم حاصل نہیں کیا جا سکتا یہی وجہ ہے کہ نجومیوں کی بے شمار پیش گوئیاں آئے دن غلط ثابت ہوتی رہتی ہیں کسی نے اس علم کے بارے میں بہترین

تبصرہ کیا ہے۔

مفید وہ غیر معلوم و معلوم وہ غیر مفید

یعنی اس علم کا جتنا حصہ مفید ہو سکتا ہے وہ کسی کو معلوم نہیں، اور جتنا لوگوں کو معلوم ہے وہ فائدہ مند نہیں ہے۔

علامہ آلوسیؒ نے روح المعانی میں تاریخی واقعات کی ایسی متعدد مثالیں پیش کی ہیں جن میں علم نجوم کے مسلّم قواعد کے تحت ایک واقعہ جس طرح پیش آنا چاہئے تھا حقیقت میں اس کے بالکل برعکس پیش آیا تھا چنانچہ جن بڑے بڑے لوگوں نے اس علم کی تحصیل میں اپنی عمریں کھپائی ہیں وہ آخر میں یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اس علم کا انجام قیاس اور تخمین سے آگے کچھ نہیں ہے ایک مشہور معروف منجم کوشیار دیلمی نے علم نجوم پر اپنی کتاب "المجمل فی الاحکام" میں لکھا ہے۔

"علم نجوم ایک غیر مدلل علم ہے اور اس میں انسان کے وسوسوں اور گمانوں کے لئے بڑی گنجائش ہے۔"

(روح المعانی صفحہ ۱۶ ج ۲۳)

علامہ آلوسیؒ نے اور بھی متعدد علماء نجوم کے اسی قسم کے اقوال نقل کئے ہیں، بہر حال یہ بات طے شدہ ہے کہ علم نجوم کوئی یقینی علم نہیں ہے۔ اور اس میں غلطیوں کے بے حساب احتمالات ہوتے ہیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ جو لوگ اس علم کی تحصیل میں لگتے ہیں وہ اسے بالکل قطعی جانتے ہیں، اور یقینی علم کا درجہ دے بیٹھتے ہیں اسی کی بنا پر مستقبل کے فیصلے کرتے ہیں اسی کی وجہ سے دوسروں کے بارے میں اچھی بری رائیں قائم کر لیتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس علم کا پندار بعض اوقات انسان کو علم غیب کے دعووں تک پہنچا دیتا ہے اور ظاہر ہے کہ ان میں سے ہر چیز بے شمار مفاسد پیدا کرنے والی ہے

۔۔ یہ عمر عزیز کو ایک بے فائدہ کام میں صرف کرنے کے مترادف ہے جب اس سے کوئی نتیجہ یقینی طور پر حاصل نہیں کیا جا سکتا تو ظاہر ہے کہ دنیا کے کاموں میں یہ علم چنداں مددگار نہیں ہو سکتا۔ اب خوامخواہ ایک بے فائدہ چیز کے پیچھے پڑنا اسلامی شریعت کی روح اور مزاج کے بالکل خلاف ہے اس لئے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

احادیث میں نجومیوں کے پاس جانے کی ممانعت فرما دی گئی ہے

چنانچہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

جو شخص نجومی کے پاس جائے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرے (مثلاً میرے یہ دن (ہفتہ) کیسے گذریں گے میرا فلاں کام ہوگا یا نہیں، میری شادیاں کتنی ہوں گی میرے ہاں لڑکا ہوگا یا لڑکی وغیرہ، وغیرہ) اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ (مسلم صفحہ ۲۳۳)

اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحروں، جادوگروں، نجومیوں کے پاس جانے سے اور غیب کی باتیں پوچھنے، بتلانے سے لوگوں کو منع فرمایا۔ کیونکہ غیب کی خبر دینا، کہ کل یوں ہوگا، تمہیں بیٹا ہوگا یا بیٹی، وغیرہ وغیرہ یہ خدائے ذوالجلال کی خدائی سے مقابلہ کرنا ہے

قرآن حکیم میں صراحۃً اس کی نفی آئی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غداً،

(القرآن، پ ۲۱، س لقمٰن، آیت ۳۴)

(ترجمہ) اور کوئی نہیں جانتا کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے

جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخلص اور سچا ہوتا ہے وہ ضرور نجات حاصل کرتا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضورؐ سے روایت بیان کی ہے آپؐ نے فرمایا کہ تین شخص صحرا میں جا رہے تھے کہ بارش نے ان کو آلیا۔ انہوں نے پہاڑ کی کھوہ میں پناہ لی اور بارش کے تھمنے کا انتظار کرنے لگے۔ اسی اثناء میں پہاڑ کی ایک چٹان گر پڑی اور غار کے دروازے کو بند کر دیا۔ وہ اپنی زندگی سے اور وہاں سے بچ نکلنے سے مایوس ہو گئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے بہترین عمل کو یاد کرے اور پھر اس کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ شاید اللہ ہم پر رحم فرما دے اور ہمیں یہاں سے صحیح سلامت نکال لے۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں اپنے والدین کے ساتھ بڑی نیکی کیا کرتا تھا۔ میں ان کے لئے رات کو کھانا پانی لاتا تھا اور وہ دونوں کھاتے پیتے تھے۔ ایک رات میں ان کا کھانا وغیرہ لایا تو میں نے دیکھا کہ وہ دونوں سو رہے ہیں میں نے ان کو جگانا مناسب نہ سمجھا اور نہ ہی لوٹ جانا بہتر جانا میں اسی طرح ساری رات بھرے لئے کھڑا رہا۔ حتیٰ کہ فجر ہو گئی۔ اے اللہ اگر یہ سب کچھ میں نے تیری رضا کیلئے کیا ہے تو ہمارے لئے راستہ کھول دے۔ چٹان اپنی جگہ سے اتنی سرک گئی کہ روشنی آنے لگ گئی۔

پھر دوسرا شخص بولا۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ ایک عورت مجھے پسند آ گئی میں نے اس کے لئے بڑی تکالیف اٹھائیں حتیٰ کہ میں نے اسے پالیا لیکن میں نے اسے تیرے خوف کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ میں نے صرف تیرے خوف کی وجہ سے کیا ہے تو اے اللہ ہمارے لئے کشادگی پیدا فرما۔ چٹان نے راستہ اتنا کھول دیا، کہ اگر وہ لوگ چاہتے کہ اس میں سے نکل جائیں تو وہ ایسا کر سکتے تھے۔

تیسرے شخص نے کہا کہ اے اللہ آپ جانتے ہیں کہ میں نے کچھ مزدوروں کو اجرت پر کام دیا۔ جب وہ سب کام مکمل کر چکے تو میں نے ان سب کی اجرت پوری پوری ادا کر دی۔ سوائے ایک شخص کے جو اپنی مزدوری میرے ہاں چھوڑ کر ناراض ہو کر چلا گیا۔ میں نے اس کی رقم کو تجارت میں لگا دیا۔ اور اس کو بڑھاتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ کافی بڑی رقم بن گئی۔ پھر وہ مزدور آیا اور اپنی مزدوری طلب کی میں نے کہا کہ یہ جو کچھ تو دیکھتا ہے یہ تیرا مال ہے۔ اے اللہ اگر میں نے یہ نیکی تیری رضا کی خاطر کی ہے تو تو ہمیں یہاں سے نجات دے دے۔ چٹان ہٹ گئی اور وہ صحیح سلامت وہاں سے نکل گئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخلص اور سچا ہوتا ہے وہ ضرور نجات حاصل کر لیتا ہے۔"

(یعنی اللہ کے سوا اس بات کا کسی کو علم نہیں ہے) اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے) اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا ان باتوں کا علم تو اللہ تعالیٰ کے ہی پاس ہے)

آج کل سنا ہے کہ ایسی مشینیں ایجاد ہوگئی ہیں جو ماں کے پیٹ کے معائنے پر لڑکا اور لڑکی بتلاتی ہیں اس پر ہمارے دوست نے ایک واقعہ سنایا کہ ایڈمنٹن کینیڈا میں ایک صاحب نے اپنی اہلیہ کا معائنہ کرایا مشین نے بتلایا کہ لڑکی ہوگی مگر خدا کی قدرت لڑکا ہوا دوبارہ چند سال بعد وہ اپنی اہلیہ کو حمل کی حالت میں مشین والے کے پاس لے گئے ٹیسٹ کرایا گیا۔ مشین نے کہا کہ ہماری مشین بتلاتی ہے کہ لڑکی ہوگی۔ مگر بچے کی پیدائش پر لڑکا ہوا تو ان صاحب نے ٹیسٹ کرانا چھوڑ دیا کہ مشین کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔

دوسری جگہ ارشاد باری ہے۔

قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ ۔

(ترجمہ) اے ہمارے محبوبؐ فرما دیجئے! آسمان و زمین کی پوشیدہ چیزوں (یعنی غیب کی باتوں اور چیزوں) کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

(القرآن پ ۲۰ س النمل آیت ۶۵)

ان تمام باتوں کو جاننے کے باوجود بھی (کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو بھی چھپی باتوں اور رازوں کا علم نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے) ہمارا ساحروں، کاہنوں، جادوگروں اور نجومیوں کے پاس اپنی تقدیر کے حال دریافت کرنے کے لئے جانا مسلمانوں کا پاگل پن نہیں تو اور کیا ہے۔ دینِ اسلام احکام شریعہ، قرآن مجید اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ سے دشمنی نہیں تو اور کیا ہے۔ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ ہم مسلمانوں کو قرآن کریم اور احادیث شریفہ کی روشنی میں حاصل ہونے والی تعلیمات کا یقین نہیں ہے اور ضلالت گمراہی اور بے دینی کے پیش نظر ہمیں شیطانی تعلیمات کا سو فیصدی یقین ہے۔ شریعت مطہرہ نے فی الحقیقت تمام حوادث کا سبب واحد مؤثر حقیقی قدرت الٰہیہ کو ٹھہرایا ہے۔ اسی طرح نبوتیں بھی علم نجوم کی کھلے انداز اور واضح الفاظ میں تردید کرتی ہیں۔ اور اس کے اثر کو بالکل ثابت کرتی ہیں۔ چنانچہ کلام نبوی میں آپ کو اس بات کا ثبوت ملے گا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سورج اور چاند کا کسوف و خسوف کسی کی موت و زندگی سے رونما نہیں ہوتا۔

ایک دوسری حدیث میں یوں وارد ہے کہ جس نے کواکب کو مؤثر مانا وہ کافر ہے لہٰذا شریعت کی رو سے بھی علم نجوم لغو اور بے حقیقت ہے۔ ان سب امور سے بھی قطع نظر کریں تو عوام و جہلا پر علم نجوم کا بڑا اثر پڑتا ہے۔ اور ان کے عقائد ایمان پر سخت ٹھیس لگتی ہے۔ کیونکہ کبھی بھولے بھٹکے ایک آدھ بات علم نجوم کی بھی سچ نکل پڑتی ہے جس کا مدار کسی خاص سبب و علت پر نہیں ہوتا تو جاہل کوتاہ سمجھ، سمجھ بیٹھتے ہیں کہ نجوم کے فیصلے سب ہی سچے نکلتے ہوں گے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا اور یوں عوام خالق عالم کو چھوڑ کر مادی اشیاء کی طرف نسبت بہت کر دیتے ہیں اور صحیح عقیدہ سے ہٹ کر جاتے ہیں۔ سلطنتوں کے حالات پر بھی نجوم کا اثر ناخوشگوار ہوتا ہے بعض نجومی بسا اوقات

باقی ص ۲۶ پر

فہرست مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتب	مصنف	زبان	قیمت
۱	التصریح	امام عصر سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ	عربی	۵۰
۲	ہدیۃ المہدیین	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ	〃	۱۰
۳	المتنبی القادیانی	حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ	〃	۵
۴	الموقف ملت الاسلامیہ	حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ	〃	۲۵
۵	ہائیکورٹ کے سات سوالات کا جواب الجواب	حضرت مولانا محمد علی جالندھری رح	اردو	۱۰
۶	تلبیس قادیان	حضرت مولانا محمد رفیق دلاوری رح	〃	۷۰
۷	احتساب قادیانیت	حضرت مولانا لال حسین اخترؒ	〃	۲۵
۸	شہادۃ القرآن	حضرت مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی رح	〃	۲۰
۹	خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ	〃	۲۵
۱۰	کلمۂ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد	〃	۲۰
۱۱	مرزائی نامہ	مولانا مرتضیٰ احمد میکش	〃	۱۰
۱۲	قادیانی مسلمان کیوں نہیں ؟	مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ	〃	۱۰
۱۳	قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت	مولانا اللہ وسایا مدظلہ	〃	۶۰
۱۴	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	〃 〃 〃	〃	۵۰
۱۵	اسلام اور قادیانیت	مولانا عبد الغنی پٹیالوی	〃	۲۰
۱۶	ہرچہ گویم حق گویم	سید ابن گیلانی	〃	۸
۱۷	سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور پاکستان	زاہد منیر عامر	〃	۵۰
۱۸	مغلظات مرزا	مولانا حافظ نور محمد صاحب	〃	۱۰
۱۹	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	〃	۵
۲۰	جیسس - JESUS	حضرت مولانا لال حسین اخترؒ	انگلش	۵
۲۱	وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ		〃	۱۰
۲۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول کا عقیدہ	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ	اردو	۲۵

نوٹ :- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک تبلیغی ادارہ ہے کتب پر صرف لاگت وصول کیا جاتا ہے اس لیے کمیشن نہ ہوگا۔ مطلوبہ کتاب کی قیمت پیشگی آنا ضروری ہے۔ کتاب وی۔ پی ہرگز نہ ہوگی۔

ملنے کا پتہ :- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

اہل وطن کیلئے دعوت غور و فکر

قاضی محمد زاہد الحسینی۔ پی ای ایس I (ریٹائرڈ)

قسط نمبر۲

یہ قادیانی امت کا مذہبی رخ تھا۔ اب مختصر الفاظ میں اس امت کا سیاسی رخ بھی مشاہدہ فرمالیجئے۔ اس جماعت نے اپنے ظہور کے روز اول ہی سے عیسائی حکومت کی فرمانبرداری اور اس کے بقاء کے لئے ہر قسم کی محنت کرنا اپنا فریضہ بنا یا ہوا تھا جیسا کہ :۔

انگریزوں کیلئے دُعائیں اور اُن کی عظمت کا اعتراف

ہندوستان کی اسلامی حکومت پر جونہی انگریزوں نے قبضہ کیا اور آخری مسلمان تاجدار بہادر شاہ ظفر کی آنکھوں کے سامنے اس کے لخت جگر بچوں کو ذبح کر کے اس بادشاہ کو اندھا کر کے برما رنگون ایسا کر ہمیشہ کے لئے نظر بند کر دیا۔ اسی وقت سے بلکہ اس سے بھی کچھ پہلے علمائے اسلام نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دے کر انگریزوں کے خلاف جہاد کا علم بلند کر دیا تھا مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزی بادشاہت اور اس ظالمانہ حکومت کو مکہ اور مدینہ سے بھی بہتر سمجھا جیسا کہ اس کا اعلان ہے کہ :۔

ان انگریزوں کا شکر ہمیں اس لئے لازم ہے کہ ہم اپنا کام یعنی (قادیانی مذہب ناقل) مکہ اور مدینہ میں بھی نہیں کر سکتے تھے مگر ان کے ملک میں یہ خدا کی طرف سے حکمت تھی کہ مجھے اس ملک میں پیدا کیا۔

(کشتی نوح ص ۷۹ از مرزا قادیانی)

تو جو آدمی انگریزوں کی حکومت کو مکہ اور مدینہ سے بھی بہتر سمجھے وہ کب ان کے خلاف اعلان جہاد کرے گا یا وہ کس طرح ان کے ہندوستان سے جانے کو برداشت کر سکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی ساری جماعت کو انگریزوں کے ساتھ گہرا تعلق اور ان کے لئے دعائیں کرنے کا حکم دے رکھا تھا۔ اختصار کے پیش نظر صرف ایک حوالہ لکھا جاتا ہے :۔

چوہدری سر ظفر اللہ خان نے اپنی ماں کے حالات پر ایک کتاب بنام میری والدہ لکھی ہے جسکی طباعت ششم ص ۸۳ میں ہے کہ۔

والدہ صاحبہ نے فرمایا لیڈی ولنگڈن (وائسرائے ہند کی اہلیہ) میرے ساتھ بہت محبت کا اظہار کرتی ہیں اور میں بھی محسوس کرتی ہوں کہ انہیں ضرور میرے ساتھ لگاؤ ہے ....

چنانچہ ظفر اللہ خان نے وائسرائے ہند اور اس کی بیوی کے ساتھ اپنی اور اپنی والدہ کی ملاقات کا نقشہ یوں کھینچا ہے :۔

لیڈی ولنگڈن کا معمول تھا کہ جب والدہ صاحبہ کے پاس بیٹھتی تھیں تو ایک بازو والدہ صاحبہ کے گرد ڈال لیا کرتی تھیں اور بالکل ان کے ساتھ مل کر بیٹھا کرتی تھیں اب بھی دونوں ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھیں لیڈی ولنگڈن کسی کسی وقت اپنے فارغ ہاتھ سے والدہ صاحبہ کے ہاتھ بھی دباتی تھیں۔

اس چار رکنی خصوصی مجلس میں سر ظفر اللہ خان۔ اس کی والدہ۔ لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند اور اس کی بیوی تھی۔ سر ظفر اللہ خان کی والدہ نے وائسرائے ہند سے جو گفتگو کی وہ بھی ظفر اللہ خان کی زبانی سن لیجئے :۔

میں احمدیہ جماعت کی ایک فرد ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو ہمارے سلسلے کے بانی تھے نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ سلطنت برطانیہ کے وفادار رہیں۔ اور اس کے لئے دعا کرتے رہیں کیونکہ اس کی علمداری میں ہمیں مذہبی آزادی حاصل ہے اور بغیر خوف و خطر کے اپنے دین (اسلام نہیں ناقل) کے احکام بجالاسکتے ہیں میں باقی جماعت کے متعلق تو نہیں کہہ سکتی لیکن اپنے متعلق وثوق سے کہہ سکتی ہوں اور یہاں والدہ صاحبہ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لیا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس ہدایت پر باقاعدہ عمل کر رہی ہوں اور سلطنت برطانیہ کی بہبودی کے لئے متواتر دعا کرتی ہوں۔ ص ۱۸۲)

یہ ۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے۔ جبکہ برصغیر میں تحریک آزادی جوان ہو رہی تھی۔ اسی ۱۹۳۵ء کے دستور ہند پر تنقید کرتے ہوئے قائد اعظم محمد علی جناح یہ بانگ دہل اعلان کر رہے تھے :۔

"میں ابھی انگریزوں کا کان پکڑ کر انہیں ہندوستان سے باہر کر دوں گا جس کے بعد سارا قصہ ہی پاک ہو جائیگا" (خطبات قائد اعظم ص ۴۳ مرتبہ رئیس احمد جعفری)

اسی لئے قیام پاکستان تک کوئی خدمت تحریک آزادی میں انہوں نے نہ کی بلکہ قیام پاکستان تک ان کو صرف اپنی ہی فکر رہی اختصار کے پیش نظر میں صرف چند حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

کیا اس وقت کے خلیفہ بشیر الدین محمود نے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ :۔ اس لئے اپنے دوستوں کو ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء تک خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ جو بھی فیصلہ ہو جائے وہ ہمارے حق میں مفید ہو اور شماتت اعداء کا باعث نہ ہو۔ (الفضل قادیان ۸ اگست ۱۹۴۷ء)

گویا ابھی تک پاکستان کی تائید اور طلب نہ تھی اسی لئے دعا میں اپنے بھلے کا خیال رکھا نہ کہ مسلمانوں کی بہتری اور بہبود کا۔

(۲) کیا یہ حقیقت نہیں کہ مرزائیوں کے خلیفہ نے پاکستان

بچتے ہی جو تاثر دیا وہ یہ نہ تھا۔ کہ اول تو مسلمانوں کو بھاگنا ہی نہ چاہیئے تھا اگر بھاگتے ہی تو ہندوستان جاتے۔

(الفضل لاہور ۲۹ ؍ دسمبر ۱۹۴۷ء)

(۳) پاکستان منتقل ہوتے ہوئے لاکھوں مسلمان شہید ہوئے ہزاروں معصوم کلیوں کو نوچا گیا۔ ہندوؤں اور سکھوں نے انسانیت کا جامہ پھاڑ کر پوری درندگی کا مظاہرہ کیا کوئی خاندان۔ کوئی قبیلہ۔ کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس نے اسلام کے لئے پاکستان کے لئے قربانی نہ دی ہو مگر صرف مرزائی ہی صحیح سلامت لاہور پہنچ گئے۔

کیا الفضل لاہور ۱۳ ؍ اکتوبر ۴۹ء نے یہ اعتراف نہیں کیا کہ:۔

قادیانی قادیان سے لاہور بالکل محفوظ پہنچے۔

اندریں حالات قادیانیوں کا یہ کہنا کہ انہوں نے قیام پاکستان کیلئے قربانیاں دی ہیں۔ حقیقت سے کوسوں دور ہے۔

قادیانیوں کا مسلمانوں سے بائیکاٹ

قادیانی مذہب کے ماننے والے بظاہر اپنے آپ کو مسلمانوں کے ساتھ ملا ہوا جتاتے ہیں۔ ان کی غمی۔ شادی کی مجلسوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ سب میل ملاپ اس لئے نہیں کہ وہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو مسلمان سمجھتے ہیں بلکہ وہ اپنے مقاصد کی برآری کے لئے ظاہری طور پر یہ سلسلہ رکھتے ہیں ورنہ انہوں نے تو زندگی کے تمام دینی رشتوں کو مسلمانوں سے کاٹا ہوا ہے جیسا کہ:۔

نکاح! ان کے ہاں کسی قادیانی لڑکی کا نکاح کسی بھی مسلمان سے ناجائز ہے۔ اگر کسی قادیانی نے اپنی لڑکی کا نکاح کسی مسلمان کے ساتھ کر دیا تو اس کو جماعت سے خارج کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل واقعہ اسکی شہادت میں درج کیا جاتا ہے۔

چونکہ عبدالغنی ڈپو ہولڈر ابن میاں عبداللہ مہاجر قادیان حال وارد گجرات نے اپنی لڑکی کی شادی باوجود سمجھانے کے خلاف تعلیم احمدیت غیر احمدیوں میں کر دی ہے نیز یہ قولاً و عملاً جماعت کے نظام سے علیحدہ ہیں اس لئے انہیں بعد از منظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اخراج از جماعت کی سزا دی جاتی ہے احباب مطلع رہیں۔

(الفضل لاہور ۹ ؍ جون ۱۹۴۸ء)

بلکہ قادیانیوں کے دین میں اگر کوئی مسلمان بے غیرت ہو کر اپنی لڑکی کسی قادیانی کو دینا چاہے تو ایسے قادیانی کو بھی سختی سے منع کر دیا گیا جیسا کہ مرزا محمود نے کہا:۔

جب لڑکا احمدی اور لڑکی غیر احمدی (مسلمان زادی) ہو جب بھی نکاح نہ کرنا چاہئیے۔ کہ ۹۵ فیصدی ایسے لڑکے ہمارے ہاتھ سے جاتے رہے ہیں۔ اور غیر احمدی لڑکیاں ان کو اور اپنی اولاد کو ارتداد کی طرف لے جاتے ہیں۔

(الفضل لاہور ۲ ؍ ستمبر ۴۸ء)

گویا کسی قادیانی کا مسلمان ہو جانا ان کے ہاں مرتد ہو جانا ہے۔

نماز جنازہ! کوئی قادیانی کسی مسلمان کا جنازہ نہیں پڑھتا حتیٰ کہ اس برصغیر کے مسلمانوں کے محسن قائد اعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ ظفر اللہ قادیانی نے جنازہ گاہ میں موجود ہوتے ہوئے اس لئے نہیں پڑھی کہ قائد اعظم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے تھے۔

(روزنامہ زمیندار لاہور ۸ ؍ فروری ۱۹۵۰ء)

بلکہ قادیانی تو اس مسلمان کے چھوٹے معصوم بچے کا جنازہ بھی اسی طرح حرام سمجھتے ہیں جیسا کہ کافر کے بچے کا جیسا کہ:۔

ایک مرزائی نے پوچھا کہ غیر احمدی کے بچے کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو معصوم ہے اور کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ بچہ جوان ہو کر احمدی ہوتا اس کے متعلق میاں محمود صاحب خلیفہ قادیان نے فرمایا جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔ (الفضل قادیان ۲۳ ؍ اکتوبر ۱۹۲۲ء از قادیانی مذہب ص ۴۸۶)

مطلب یہ کہ قادیانی مسلمانوں سے بالکل علیحدگی اختیار کرتے ہیں حتیٰ کہ تعلیم کے میدان میں بھی قادیانی سکولوں اور کالجوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر علیحدگی کی اور دلیل کیا ہو سکتی ہے۔ کہ قادیانیوں نے کیلنڈر بھی اپنا علیحدہ بنا رکھا ہے مثلاً۔ الفضل ۱۲ ؍ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ ۱۶ ہجرت ۱۳۵۲ ـ ۱۶ ؍ مئی ۱۹۷۳ء ہجری اور عیسوی کے درمیان قادیانی علیحدگی کا واضح گواہ ہے۔

اندریں حالات ان کا مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا واضح اور عیاں ہے۔ اس لئے ہماری:۔ قادیانی اہل وطن سے مخلصانہ درخواست ہے کہ:۔

آپ میں سے اکثریت ان کی ہے جنہوں نے قادیانی والدین کی گود میں پرورش پائی اس لئے اس مذہب کو موروثی سمجھ کر اپنا لیا اگر آپ حضرات صاف دل سے مرزا صاحب کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو ان شاء اللہ آپ کو اس مذہب کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ ہم دل سے دعا کرتے ہیں کہ آپ حضرات اس چھوٹی سی برادری سے نکل کر اسلام کی عظیم گود میں آجائیں اور اگر آپ کو اسی مذہب پر اصرار ہے تو پھر از خود ہی رضا کارانہ طور پر بہائیوں کی طرح علیحدگی اختیار کر لیں اس سے بھی آپ کے حقوق محفوظ ہو جائیں گے اسلامی مملکت آپ کی جان۔ مال۔ اور عزت کی حفاظت کرے گی۔ ہمارا یہ مطالبہ کسی دنیاوی عداوت کی بنا پر نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہمارا دینی اور ملی مطالبہ ہے۔

سوال:۔ قادیانیوں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ جو آدمی اپنے آپ کو مسلمان کہے بس وہ مسلمان ہے جیسا کہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۶ ؍ مئی ۱۹۷۳ء میں ہے کہ۔

ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مسلمان ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر بہائیوں اور بابیوں کو قادیانی کیوں کافر کہتے ہیں۔ حالانکہ مرزائی خود مانتے ہیں کہ بہائی اور بابی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں جیسا کہ قادیانیوں کی تبلیغی پاکٹ مطبوعہ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان کے صفحہ ۲۸۱ میں ہے۔

بابی یا بہائی ہم کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ وہ مسلمان ہیں۔ حالانکہ بہاء اللہ کی اصل کتابوں کی رو سے وہ اسلام سے کوسوں دور ہیں۔ تو اگر کسی جماعت یا فرد کا اپنے آپ کو مسلمان کہنا ہی اس کے مسلمان ہونے کی دلیل ہے۔ تو پھر قادیانی بہائیوں کو کیوں کافر کہتے ہیں۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کی رو سے قادیانی کافر ٹھہرائے جاتے ہیں:۔

باقی آئندہ

انٹرنیشنل خبریں

اخبارِ ختمِ نبوت

اسرائیل بھارتی علاقے سے پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے

مجاہدین کے ہاتھوں پکڑے جانے والے اسرائیلی باشندے سیاح نہیں تھے۔ مصری اخبار کا انکشاف

اسلام آباد (اے پی پی) مصر کے روزنامہ "الاخبار" نے انکشاف کیا ہے کہ اسرائیل پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ "الاخبار" مصر کا صف اول کا روزنامہ ہے۔ جس کی اشاعت ۹ لاکھ سے زیادہ ہے۔ یہ پوری عرب دنیا میں پڑھا جاتا ہے اور اس کی خبروں اور تجزیوں کی بڑی وقعت ہے۔ اخبار نے اپنے ایک حالیہ اداریہ میں کہا ہے کہ اسرائیلی انٹیلی جنس کے ہاتھوں میں مصر کے سائنسدان ڈاکٹر المشاد کے قتل کے بعد اسرائیل عراق ایٹمی ری ایکٹر تباہ کرنے کے بعد اپنے آپریشن جیسے وہ ایک اور "گندے کھیل" کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ اس مرتبہ وہ ایک اور مسلم ملک پر کاری ضرب لگانے کا پلان رکھتا ہے جو پرامن مقاصد کے لیے ایٹمی توانائی استعمال کرنے کے اپنے جائز قانونی حق پر عمل کر رہا ہے۔ یہ ملک پاکستان ہے۔ جس کے سائنسدانوں نے "نیوکلیئر فیلڈ" میں بڑی ترقی کی ہے۔ اخبار نے اس تناظر میں وزیراعظم نواز شریف کی حالیہ سخت اور واضح وارننگ کا حوالہ دیا ہے کہ ان کا ملک اپنی ایٹمی تنصیبات کے خلاف ایک ہمسایہ ملک کی اعانت سے کسی کی جارحانہ کوشش پر تنہا اور بے بس کھڑا نہ ہوگا۔ بھارتی مسلم اکثریت کی بھارتی ریاست مقبوضہ کشمیر میں حال میں ہونے والا ایک واقعہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ اسرائیل پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ ایسا اقدام ایک ایسے ملک کی علاقائی وحدت سالمیت اور خود مختاری کی شرمناک خلاف ورزی کے مترادف ہوگا جو اقوام متحدہ کا رکن ہے۔ پاکستان کے نیوکلیئر ری ایکٹر کے خلاف اپنے گھناؤنے منصوبے پر عمل آوری کے لیے اس کی اسکیم اس علاقے کو استعمال کرنے کی ہے جو بھارت کے کنٹرول میں ہے۔ "الاخبار" نے لکھا ہے کہ اسرائیل نے سیاحوں کے بھیس میں ایک انٹیلی جنس ٹیم کشمیر (مقبوضہ) بھیجی جن میں سے آٹھ کو مجاہدین آزادی کشمیر کے ایک گروپ نے پکڑ لیا اس آپریشن کے دوران جو لڑائی ہوئی۔ اس سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ یہ اسرائیلی سیاح نہیں تھے۔ وہ ایک بڑے اسلامی ملک کے خلاف تازہ اسرائیلی سازش کو عملی جامہ پہنانے اور اسے پایہ تکمیل کو پہنچانے کیلئے وہاں گئے تھے۔ تاکہ اسے نیوکلیئر فیلڈ میں مزید کسی کامیابی سے محروم کر دیں۔

حریت پسند کشمیری راہنما پر قادیانی ڈی ایس پی کا ظلم و ستم

وزیراعلیٰ پنجاب اور آئی جی پنجاب فوری طور پر قادیانی ڈی ایس پی کو تبدیل کریں۔ مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے کشمیری حریت پسند فاروق احمد ماہجور کو سی آئی اے پولیس اور ڈی ایس پی قادیانی غیرمسلم حمید اللہ قریشی کی طرف سے شدید زدوکوب کرنے کے واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں اور انسپکٹر جنرل پولیس چوہدری سردار محمد سے مطالبہ کیا ہے کہ اسلام اور ملک دشمن قادیانی جماعت کے سرکردہ رکن ڈی ایس پی حمید اللہ قریشی قادیانی کو فوری طور پر فیصل آباد ڈویژن سے تبدیل کرکے کسی ایسی پوسٹ پر لگایا جائے جہاں بلیک ڈیلنگ نہ ہو۔ انہوں نے بعض ایم این اے اور ایم پی اے حضرات کی طرف سے اس قادیانی ڈی ایس پی کی سرپرستی کرنے پر شدید مذمت کی اور صوبہ کے شریف اور بہادر وزیراعلیٰ سے مطالبہ کیا ہے کہ اس خطرناک اور اسلامی شعائر کا تمسخر اڑانے والے قادیانی حمید اللہ قریشی کو فوری طور پر باہر نکالا جائے۔ مولوی فقیر محمد نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی کے پیش نظر قادیانیوں کا لندن کے نزدیک ٹلفورڈ گاؤں میں منعقدہ تین روزہ سالانہ جلسہ ۲۶ تا ۲۸ جولائی کی کارروائی پاکستان کے الفضل یا دوسرے رسائل میں شائع کرنے پر پابندی لگائی جائے۔ اور قادیانیوں کی امریکی سفارت کار مسٹر جیرڈ نکی اور مسٹر کرسٹوفر کے ساتھ ایٹمی پروگرام کے بارے میں خفیہ معلومات اور اسرائیل کیلئے ذرائع کی سرگرمیوں کے بارے میں فوری نوٹس لیا جائے اس کے علاوہ امریکہ میں قادیانیوں کو سیاسی پناہ دینے اور مزید مراعات حاصل کرنے کے بارے میں وسیع پیمانے پر تحقیقات کرائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دنوں ربوہ کے قادیانیوں نے ایک اخبار میں خبر چھپوائی تھی کہ قادیانیوں کا سالانہ جلسہ ۲۶ تا ۲۸ جولائی اسلام آباد کے مقام پر ہوگا جس پر بہت سے پاکستانیوں کو پاکستان کے اسلام آباد میں جلسہ ہونے پر شبہ ہوا جبکہ قادیانیوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے لندن میں اپنے ہیڈ کوارٹر کا نام اسلام آباد رکھا ہے۔ جس میں اسرائیلی یہودیوں کو بھی آباد کیا گیا ہے جبکہ قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر ربوہ میں ۱۹۸۴ء سے پابندی چلی آ رہی ہے۔ نیز مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ کے قادیانیوں کی سرگرمیوں کے سدباب کے لیے چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا جائے اور ربوہ کا نام تبدیل کرکے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام پر صدیق آباد رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ سے جھنگ ۶۰ میل دور ہونے کی وجہ سے ربوہ میں قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں کا سدباب نہیں ہو رہا ہے اور جھنگ کا ڈی سی قادیانیت نوازی کا کھلم کھلا ثبوت دے رہا ہے۔ اس موقع پر گئی دور رہیں گی اور جون کے مہینہ میں دو امریکی سفارت کار خفیہ دورہ پر ربوہ آئے اور قادیانیوں سے درپردہ ملاقات کی۔ مقام افسوس ہے کہ ملک بھر میں کئی چھوٹے قصبوں کو سیاسی مطالبہ بازی کی خاطر ضلع کا

درجہ دیا جا چکا ہے۔ مگر چنیوٹ کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھنے کا کیس بھی سرخ فیتہ کا شکار چلا آ رہا ہے۔ حیرت اس امر کی ہے کہ ربوہ کے تیس ہزار قادیانی غیر مسلم اقلیت کی بجائے ملک کے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھا جائے۔ اور امریکہ اور اسرائیل کے جاسوس قادیانیوں سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

رودادِ پیش رفت

نونہالانِ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ

گذشتہ دنوں ادارے سادات "ابنائے سید امین گیلانی" کے ہاں نونہالان ختم نبوت کا عظیم الشان اجلاس ہوا۔ جس میں ملک جنگ یکصد کالج کے طلباء نے شرکت کی۔ صدر انجمن تاجران شیخوپورہ الحاج شیخ محمد رزاق صاحب نے صدارت کی۔ جناب سید امین گیلانی نے نہایت دل آویز اور دل سوز انداز میں مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔ طلباء نے آغاز کار کے لیے ایک ہزار سے کچھ زائد روپیہ موقع پر جمع کر لیا اور متفقہ طور پر حسب ذیل فیصلے کیے۔

1: آئندہ ربوہ کانفرنس میں منظم اور بھرپور شرکت کے لیے تیاری کی جائے۔

2: نونہال رضا کاروں کا جیش تیار کیا جائے۔

3: عوام کو تقریر و تحریر، بینرز، سٹیکرز کے ذریعے قادیانی مصنوعات کی خرید و فروخت سے روکا جائے۔

4: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لیے بڑھ چڑھ کر رکنیت سازی کی جائے۔

نیز سید امین گیلانی صاحب کی نگرانی میں ایک پانچ رکنی کمیٹی بنائی گئی جو مندرجہ بالا قراردادوں کو عملی شکل دینے کی پوری سعی کرتی رہے گی۔ اور ہر اجلاس میں اپنی کارکردگی کی رپورٹ دیا کرے گی۔

حافظ حسین احمد کے انتقال پر تعزیتی اجلاس

گذشتہ دنوں یہ خبر انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ ختم نبوت کے رہنما حافظ حسین احمد گیلانی انتقال کر گئے۔ وفد ختم نبوت یوتھ فورس میں ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت جنرل سیکرٹری یوتھ فورس کشمیری جناب فتح روز خان صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مرحوم کی دینی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

پشاور یونیورسٹی کی انتظامیہ کے ناپاک اقدام کی مذمت

تحریر: محمد سعید رہبر لاچی ضلع کوہاٹ

پشتو کے ممتاز شاعر و ادیب اور صحافی محمد سعید رہبر نے امسال پشاور یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ایم اے کے تحریری امتحان کے لیے قلندر مومند جیسے کٹر قادیانی کافر کو بطور ممتحن مقرر کرنے پر یونیورسٹی انتظامیہ کی اس ناپاک جسارت کی پرزور مذمت کی ہے اور اس امر پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے کہ یونیورسٹی مذکورہ سے تعلق نہ رکھنے والے ایک غیر متعلقہ شخص اور ایم اے پشتو کی ڈگری نہ رکھنے والے ایک قادیانی کافر کو ایم اے پشتو کے تحریری امتحان کا ممتحن مقرر کرنا تمام اخلاقی ضابطوں اور آئینی تقاضوں کی دھجیاں اڑانے کے مترادف ایک سنگین جرم ہے۔ لیکن یونیورسٹی انتظامیہ اپنے اس گھناؤنے اور شرمناک فعل پر آج تک ٹس سے مس نہ ہوئی۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جلد از جلد یونیورسٹی انتظامیہ خصوصاً وائس چانسلر اور پشتو کے چیئرمین سے اس بارے میں باز پرس کرے کہ انہوں نے کس ایکٹ کے تحت ایک ایم اے پشتو کی ڈگری نہ رکھنے والے قادیانی کافر کو مسلمان طلباء سے ایم اے پشتو کا امتحان لینے کے لیے بطور ممتحن مقرر کیا تھا۔ اور مسلمان طلباء کو ٹھیس پہنچائی تھی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ حکومت اس سلسلے میں فوری کارروائی کر کے مسلمانوں کی تشویش کا ازالہ کرے گی اور آئندہ کے لیے قادیانی کافروں کو ملک کے حساس اداروں کے قریب نہیں پھٹکنے دے گی۔ انہوں نے تمام مسلمان بھائیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس معاملے کا فوری نوٹس لیں اور پشاور یونیورسٹی کے چانسلر گورنر سرحد کو احتجاجی مراسلے بھیجیں۔ تاکہ یونیورسٹی انتظامیہ آئندہ کے لیے اس جیسی ناپاک جسارت کا اعادہ نہ کر سکے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی ضمانت منظور

ٹنڈو آدم (اپ ر) صاحبزادہ مرزا غلام احمد ناظر امور عامہ قادیانیہ جماعت پاکستان، نسیم سیفی، آغا سیف الدین نائب مینیجر ریویو پر قانون امتناع قادیانیت کی خلاف ورزی پر سول جج ٹنڈو آدم کی عدالت نے براہ راست استغاثہ درج کیا۔ عدالت نے ان کے ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کر دیئے مگر چھپتے پھرتے رہے۔ تین بار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا حفیظ الرحمن ربوہ وارنٹ گرفتاری لے گئے مگر تینوں بار یہ مذکورہ بالا ناموافق چھپ گئے بالآخر وسط جولائی ۱۹۹۱ء کی کسی تاریخ میں ٹنڈو آدم پیش ہوتے اور ضمانت کروائی۔

دس اگست کو اس مقدمے کی سماعت ہے۔

مرزائیت سے توبہ

مسماۃ کشور بی بی زوجہ احمد علی ساکن ربوہ ضلع جھنگ نے اپنی تین بچیوں شکیلہ بی بی، جمیلہ بی بی، عدیلہ بی بی سمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ موصوفہ کا اسلامی نام کنیز فاطمہ رکھا گیا۔ موصوفہ نے ایک تحریری بیان میں جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی پر لعنت بھیجتے ہوئے کہا کہ وہ مرزا قادیانی کو دجال و کذاب، مرتد، دائرہ اسلام سے خارج اور جہنمی سمجھتی ہے۔ اور مرزا قادیانی کو نبی یا مجدد یا مصلح ماننے والے لاہوری اور قادیانیوں کو بھی زندیق و مرتد سمجھتی ہے۔

قبول اسلام کے مبارک موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے راہنما حافظ محمد ثاقب اور نومسلمہ کے والد محترم چوہدری سردار علی جو پہلے مسلمان ہو چکے ہیں بھی موجود تھے۔ آخر میں موصوفہ کی اسلام پر استقامت کے لیے دعا کی گئی۔

آہ! مولانا عبدالرحمٰن قاسمیؒ

جامع حنفیہ چکوال کے مہتمم، مشہور نقشبندی بزرگ حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندی کے فرزند ارجمند مولانا عبدالرحمٰن قاسمی بھی اس دنیائے فانی سے عالم آخرت کو چل بسے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم اپنے والد مرحوم کی زندہ تصویر تھے۔ اور اپنے والد مرحوم کے حسن و جمال کا صحیح عکس۔ خداوند تعالیٰ نے مرحوم کو گوناگوں خوبیوں سے سرفراز فرمایا تھا۔

یوں تو مولانا قاسمی سے کئی مرتبہ ملاقات ہوئی لیکن مولانا غلام حبیب نقشبندیؒ کی وفات کے بعد انہیں قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

مرحوم گوناگوں خوبیوں کے مالک، بااخلاق، ملنسار بلند اقدار کے مالک انسان تھے۔ والد مرحوم کے انتقال کے بعد ان کی مسند اور دنیا بھر میں ان کے مریدوں، عقیدت مندوں کی امیدوں کا محور تھے۔ گذشتہ سال صدیق آباد (ربوہ) کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں تشریف لائے۔ خداوند قدوس ان کی نیکیوں کو قبول فرمائے اور سیئات سے درگزر فرمائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت اقدس مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، (و مولانا) محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرحوم کی وفات پر قلبی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

نیز جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن (دفتر ختم نبوت) لاہور میں مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کی گئی۔

(محمد اسماعیل شجاع آبادی)

لورالائی میں تعزیتی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ شریف گل خان، ضلعی امیر حاجی محمد اشرف، نائب امیر محمد فاروق حضرت گل حبیب صاحب، مولوی حبیب اللہ، محمد علی محمد امتیاز، خواجہ خیل نے حضرت امیر شریعتؒ کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی۔ اجلاس میں امریکی قونصلیٹ اور نائب قونصلیٹ کے دورۂ ربوہ پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔

انڈین اور پاکستانی پاسپورٹ رکھنے والے قادیانی کی گرفتاری

نیشنل پولیس سٹاف ربوہ نے انڈین اور پاکستانی پاسپورٹ اور شناختی کارڈ رکھنے والے قادیانی کو گرفتار کر لیا تفصیلات کے مطابق سپیشل پولیس ربوہ کو مخبری ہوئی کہ ربوہ دارالضیافت میں اعجاز محمود قادیانی نامی ایک شخص رہائش پذیر ہے۔ جس کے پاس قادیان (ہندوستان) اور سیالکوٹ (پاکستان) کے علیحدہ علیحدہ پاسپورٹ بھی موجود ہیں جس پر پولیس نے چھاپہ مار کر اسے گرفتار کر لیا۔ اس کے قبضہ سے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ لے لیا اور اس کی مزید تفتیش جاری ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کی جائے اور ملزم کو قانون کے مطابق عبرتناک سزا دی جائے۔

دل آزار کتاب شائع کرنے والے ملزم پر قاتلانہ حملہ

منڈی بہاؤالدین (نامہ نگار) دل آزار کتاب صلوٰۃ القرآن شائع کرانے والے ملزم میاں عبدالحمید لسوی کمیشن ایجنٹ پر قاتلانہ حملہ کرنے والے ملزم اختر قریشی نے اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل عبدالحمید لسوی نے عبدالقیوم شاہ کی کتاب صلوٰۃ القرآن شائع کرائی۔ کتاب میں اسلامی شعائر کے خلاف نازیبا، دل آزار الفاظ تحریر تھے۔ جس پر قاری سیف اللہ نے زیر دفعہ ۲۹۵ / ۱۸۶ - اے - ۱۶ - ایم پی او کے تحت مقدمہ درج کرایا تھا۔ اور پولیس نے عبدالحمید لسوی کو گرفتار کر لیا تھا۔ گزشتہ روز ملزم عبدالحمید ہائیکورٹ کے حکم پر ضمانت پر رہا ہوا۔ اسی روز کچھ نوجوانوں اختر قریشی، شوکت علی اور بابر علی نے پروگرام کے مطابق عبدالحمید کے مکان واقع کٹڑ پر حملہ بول دیا۔ اور عبدالحمید کو چھری سے حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا۔ ملزم موقع سے فرار ہو گئے۔ پولیس نے نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔ تفتیش کے دوران ڈی ایس پی منڈی بہاؤالدین نے ملزم شوکت اور بابر کو گرفتار کیا اور ملزموں نے اقرار کیا کہ انہوں نے اختر قریشی کے ہمراہ میاں عبدالحمید پر حملہ کیا تھا۔ تیسرے ملزم اختر قریشی کو ہار پہنا کر اور جلوس کی شکل میں سٹی تھانہ پولیس کے حوالے کیا گیا۔ جلوس میں جمعیت علماء پاکستان کے راہنما سید محفوظ مشہدی، عبدالحمید دستی کونسلر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما ملک محمد یامین قادری، متحدہ محاذ کے امیر فرید قریشی، اہلحدیث یوتھ فورس، ختم نبوت یوتھ فورس، انجمن طلباء اسلام، اسلامی جمعیت طلباء، ادارہ منہاج القرآن، اشاعت توحید و سنت، حزب الحق، انجمن سیالوی، اور جمعیت علماء اسلام کے کارکن شامل تھے۔ اور جلوس کے شرکاء نعرے لگاتے ہوئے سٹی تھانہ پہنچے۔ یہیں ملزم اختر قریشی نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں نے دل آزار کتاب صلوٰۃ القرآن کے چند حوالہ جات کا مطالعہ کیا۔ میں نے جذبہ ایمانی کے تحت اپنے دو ساتھیوں شوکت اور بابر کے ساتھ پروگرام بنایا کہ جب میاں عبدالحمید جیل سے باہر آئے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ گذشتہ روز میاں عبدالحمید ضمانت پر رہا ہو کر گھر آیا تو ہم نے پروگرام کے مطابق اس کے مکان پر پہنچ کر رات کے وقت میاں عبدالحمید پر چھریوں سے حملہ کر دیا جس سے عبدالحمید شدید زخمی ہوا۔ میاں عبدالحمید اب ہسپتال میں داخل ہے۔ جہاں اس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔

ضروری اعلان

۴۰ صفحات پر مشتمل کتاب ختم نبوت سندھی زبان میں ۱۹۸۶ء کو شائع کی گئی۔ فی الوقت محدود تعداد میں دستیاب ہے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب صرف ایک روپیہ ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں۔

جوہر براہوئی

مدرسہ عربیہ محمدیہ فرید آباد میہڑ ضلع دادو سندھ۔

عالمی مجلس ختم نبوت کے راہنماؤں کا بم دھماکوں میں مرنے والوں کے پسماندگان سے اظہار تعزیت

دہشت گردی کے انسداد کیلئے مغربی جرمنی سے واپس آنے والے قادیانیوں کی گرفتاری کا مطالبہ۔

لاہور: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، الحاج علیم اختر نظامی نے ایک بیان میں گوجرانوالہ میں ہونے والے دھماکوں، مسلح غنڈہ گردی اور تخریب کاری پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے متاثرہ خاندانوں سے تعزیت کی۔ مرحومین کی مغفرت اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کی۔

مذکورہ بالا راہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ تخریب کاری کے خاتمے اور دہشت گردی کے انسداد کیلئے حال ہی سینکڑوں کی تعداد میں مغربی جرمنی سے ٹریننگ حاصل کرکے واپس آنے والے قادیانیوں کو گرفتار کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانی اور امریکہ کے تعلقات کسی سے مخفی نہیں امریکہ کا پاکستان پر ایٹمی پروگرام کے خاتمہ کیلئے مسلسل دباؤ اور حکومت پاکستان کی انصاف پسند پالیسی پر پاکستان میں امریکہ اپنے ان ایجنٹوں کے ذریعے بموں کے دھماکے کروا رہا ہے۔ اور منظم تخریب کاری کی جا رہی ہے تاکہ حکومت پاکستان کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا جا سکے۔ مذکورہ بالا راہنماؤں نے حکومت کو اس کے فرائض منصبی کا احساس دلاتے ہوئے کہا قادیانیوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور بیرون ملک سیاسی پناہ لے کر پاکستان کو بدنام کرنے، مسلح ٹریننگ حاصل کرکے واپس آنے والے قادیانیوں کی گرفتاری عمل میں لائی جائے۔

نمائندہ خصوصی۔ لاہور

بنگلہ دیش کے مولانا عبدالرب یوسفی سے انٹرویو

پچھلے دنوں بنگلہ دیش کی "مجلس خلافت" کے مرکزی ناظم تربیت مولانا عبدالرب یوسفی پاکستان کے دورے پر تشریف لائے۔ یہاں انہوں نے پاکستان کے مرکزی شہروں کے تعلیمی، تبلیغی اداروں کا مطالعاتی دورہ کیا۔ اسی سلسلہ میں موصوف لاہور بھی تشریف لائے، جہاں انہوں نے لاہور کے اہم تبلیغی و تعلیمی اداروں کا معائنہ کیا۔ تو موصوف دفتر ختم نبوت میں بھی تشریف لائے۔ دفتر میں موجود مجلس کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مولانا موصوف کو خوش آمدید کہا، اندرون و بیرون ملک مجلس کے پروگرام اور کارکردگی سے روشناس کرایا۔

نیز ان سے بنگلہ دیش میں قادیانیت اور اس کے مقابلہ میں ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے قادیانیت کے تعاقب کے سلسلہ میں جو گفتگو ہوئی اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے

سوال: مولانا سب سے پہلے آپ اپنا تعارف کرائیں۔

جواب: میرا نام مولانا عبدالرب یوسفی ہے۔ جامعہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ سے دورہ حدیث شریف کیا۔ اب "خلافت مجلس" جو مسلمانان بنگلہ کا مذہبی سیاسی، سماجی مسائل کو حل کرنے کے لیے اہم ترین ادارہ ہے کا مرکزی ناظم تربیت کے طور پر خدمات سرانجام دے رہا ہوں، نیز اپنے علاقہ میں ایک دارالعلوم بھی قائم کیا ہے جہاں صرف تفسیر قرآن پاک کا شعبہ کام کر رہا ہے جس میں دورہ حدیث شریف سے فراغت کے بعد علماء کرام کو مختلف تفاسیر کا مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ اس میں پندرہ علماء کرام زیر تعلیم ہیں۔

سوال: "خلافت مجلس" کے اغراض و مقاصد اور اس کی کارکردگی پر روشنی ڈالیے؟

جواب: بنگلہ دیش کو خلافت راشدہ کے طرز پر اسلامی مملکت بنانے کے لیے جدوجہد کرنا۔ مسلمانان بنگلہ کو عقائد و اعمال اسلامی سے روشناس کرا کر انہیں شریعت اسلامیہ کے مطابق زندگی گزارنے پر آمادہ کرنا، سوشلزم، کمیونزم، سرمایہ داری، مغربی جمہوریت کی روک تھام کے لیے جدوجہد کرنا۔

سوال: بنگلہ دیش میں قادیانیوں کی کیا حیثیت ہے۔؟ اور ان کے مقابلہ میں ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے کتنا کام ہو رہا ہے اور اس سے آپ مطمئن ہیں؟

جواب: بنگلہ دیش میں قادیانیوں کی تعداد اگرچہ زیادہ نہیں ہے لیکن ملک کی کلیدی اسامیوں پر فائز ہونے کی وجہ سے مؤثر ہیں۔ اور ان عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھا کر مسلمانان بنگلہ دیش میں ارتداد کا جال پھیلاتے رہتے ہیں۔ اور اگر کبھی مسلمانان بنگلہ نے ان کے خلاف کوئی احتجاجی پروگرام مرتب کیا تو وہ حکومتی مشینری پر اثر انداز ہو کر اس پروگرام کو دبا دیتے ہیں۔ بنگلہ دیش میں ختم نبوت کا پلیٹ فارم کوئی منظم اور مؤثر کام نہیں کر رہا ہے اگرچہ اس نام پر چار پانچ تنظیمیں بنی ہوئی ہیں ان کا کام زیادہ مؤثر نہیں۔ کبھی کبھار کوئی جلسہ کر لینا یا بعد از مدت بسیار بنگلہ زبان میں کوئی چھوٹا موٹا پمفلٹ شائع کر دینا یہی غنیمت ہے تاہم منظم کام کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال: کیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوئی شاخ وہاں موجود ہے؟

جواب: پاکستان میں تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگوں کی شبانہ روز محنت اور جدوجہد کی وجہ سے قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیے جا چکے ہیں۔ اور ان کی سرگرمیوں پہ پابندی کی رپورٹیں بھی ملتی رہتی ہیں لیکن بنگلہ دیش میں مؤثر کام کی ضرورت ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بعض مقامات پر شاخیں ہیں لیکن مجلس کو پورے ملک میں منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ایسا ہو تو بنگال مسلمانوں کی حوصلہ افزائی ہوگی اور مجلس کی کارکردگی کا کافی منظم کام کرنے میں مدد ملے گی۔ اس سلسلہ میں بعض علاقوں میں مناسب کام ہو رہا ہے، جیسے برہمن باڑیہ میں مسلمانوں نے سر توڑ کوشش کر کے دو مساجد کو قادیانیوں کے ناجائز قبضہ سے واگزار کرا لیا۔ اور وہاں قادیانیت کی

کر رُک گئی۔ لیکن حکومت کی طرف سے حوصلہ شکنی کی گئی۔ ایک مسلم ساتھیوں کو گرفتار کرکے پس دیوار زنداں کیا اور مختلف طریقوں سے ستایا گیا۔ لیکن مقامی مسلمانوں کی عقیدۂ ختم نبوت سے والہانہ وابستگی میں کوئی فرق نہ آیا چونکہ بنگلہ دیش مالی اعتبار سے بہت غریب ہے اور آئے دن طوفانوں کی نظر ہوتا رہتا ہے۔ نیز اسی محاذ پر کوئی باضابطہ فنڈز بھی نہیں۔ قادیانی چونکہ خفیہ سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ اس لیے عوام میں اتنی بیداری نہیں۔

لہٰذا ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی قیادت سے پرزور درخواست کریں گے کہ اپنے نمائندگان اور مبلغین بھیجے جائیں اور بنگالی زبان میں وافر مقدار میں لٹریچر شائع کرکے عام کیا جائے تاکہ قادیانیت کا قلع قمع آسان ہوسکے اس سلسلہ میں اور خلافت مجلس اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ ہوگی۔

مولانا موصوف سے کچھ سیاسی مسائل پر بھی گفتگو ہوئی۔ چونکہ ہفت روزہ ختم نبوت صرف تبلیغی جریدہ ہے لہٰذا موصوف سے معذرت کے ساتھ ان سوال وجوابات کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ موصوف کافی دیر دفتر میں رہے۔ آخر میں مجلس کے راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حافظ محمد یوسف چنیوٹی۔ عبدالغفار ملک علی پوری نے شکریہ کے ساتھ موصوف کو الوداع کیا۔

بچوں کیلئے

پہلا سبق

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ڈاکٹر حافظ ہارون رشید صدیقی

استاذ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بچے: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

استاذ: بچو! دیکھو تم سب نے جواب نہیں دیا میں پھر سے سلام کرتا ہوں۔ اور تم سب ایک ساتھ جواب دو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بچے: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

استاد: ہاں اسی طرح جواب دیا کرو اور یاد رکھو کہ کسی جگہ بہت سے مسلمان بیٹھے ہوں اور کوئی شخص ان کو سلام کرے پھر اس مجلس سے اگر ایک شخص جواب دیدے تو سب کی طرف سے جواب ہو جائے گا۔ لیکن تم لوگ بچے ہو۔ تم کو سیکھنا ہے اور اچھی عادت بنانا ہے اس لئے تم سب جواب دیا کرو۔

بچے: بہت اچھا۔

استاد: (ایک بچہ کو کھڑا کرکے) بیٹے بتاؤ تمہارا کرتا کس نے سیا؟

بچہ: میری امی نے۔

استاد: اور یہ ٹوپی؟

بچہ: میری ٹوپی بھائی نے سی ہے۔

استاد: اچھا بتاؤ اگر کرتا امی نہ سئیں تو سل سکتا ہے؟

بچہ: ہاں بالکل سل سکتا ہے۔ میرے ابو کا کرتا درزی نے سیا ہے۔

استاد: اور اگر درزی نہ سیئے تو سل سکتا ہے؟

دوسرا بچہ: ہاں دوکان پر کرتا سلا سلایا ملتا ہے۔

استاد: آخر اس کو بھی تو کوئی سیتا ہے اگر کوئی نہ سیئے تو کیا کرتا سل سکتا ہے؟

عقیل: بغیر سیئے تو کرتا نہیں سل سکتا۔

استاد: کیا تمہاری کرسی بغیر کسی کے بنائے بن سکتی ہے؟

عقیل: جی نہیں۔ کرسی کو بھی کوئی بڑھئی بنائے گا تب ہی بن سکتی ہے۔

استاد: تو یہ سمجھ میں آیا کہ جتنی چیزیں ہم دیکھ رہے ہیں کرسی، میز، کتاب، قلم، دوات، کرتا، ٹوپی، پائجامہ وغیرہ سب کو کسی نہ کسی نے بنایا ہے۔ بغیر بنائے کوئی چیز خود سے نہیں بن سکتی!

منا: ہاں اور کیا بغیر بنائے کوئی چیز کیسے بن سکتی ہے۔

استاد: اب سوچو جب یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں بغیر بنائے نہیں بن سکتی ہیں تو یہ سورج، چاند، ستارے، زمین، آسمان بھی تو بغیر کسی کے بنائے نہیں بن سکتے۔

عقیل: بے شک یہ بھی کسی کے بنائے بغیر نہیں بن سکتے اور کسی کے چلائے بغیر نہیں چل سکتے اور چلا رہا ہے تھے ان کا اور سب کا بنانے والا اللہ ہے۔

استاد: شاباش۔ ہاں تو جتنی سب کو پیدا کرنے والا کون ہے؟

بچے: اللہ۔

استاد: تم سب کو کیسے معلوم ہوا کہ سب کو پیدا کرنے والا اللہ ہے؟

ایک بچہ: سوچ کر عقل سے۔

استاد: عقل سے تو اتنی بات معلوم ہوئی کہ سب کا کوئی پیدا کرنے والا ہے۔ مگر یہ نام۔ اللہ۔ کیسے معلوم ہوا؟

ایک طالب علم: امی نے بتایا۔

استاد: امی کو کیسے معلوم ہوا؟

طالب علم: امی سے پوچھ کر بتاؤں گا۔

استاد: بچو! اس پیدا کرنے والے کا نام ہم سب کو اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا۔

ایک طالب علم: اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم کو نہیں بتایا ہم نے تو ان کو دیکھا بھی نہیں۔

استاد: ہاں بیٹے ہم لوگوں نے ان کو نہیں دیکھا۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اپنے ساتھیوں کو بتائی جن کو ہم صحابہؓ کہتے ہیں۔ پھر صحابہ نے اپنے بعد والوں کو بتائی اور اس طرح یہ بات چلتے چلتے ہم سب کو پہنچ گئی اور ہم سب نے جان لیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا تھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

عقیل: میں اس کے معنی بتاتا ہوں۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔"

استاد: شاباش۔

یاد رکھو جس طرح کوئی چیز بغیر بنائے نہیں بن سکتی۔ اسی طرح زمین، آسمان، سورج، چاند، ستارے اور تمام عالم کا بھی کوئی بنانے والا ہے، اور وہ ہی اللہ ہے۔ اللہ نے اپنے بندوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لئے بہت سے نبی اور رسولؑ اور سب سے آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ سب نے یہی بتایا کہ سب کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ کلمہ سکھایا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بتایا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور میں، محمد، اللہ کا رسول ہوں میرا کہا مانو، جس راستہ پر میں چلاؤں اس راستہ پر چلو۔

بقیہ: آپ کے مسائل

پھر تو پڑھے ورنہ چھوڑ دے وتر پڑھنا واجب ہے۔

احترام کا درجہ

فیروز خان حسن کراچی

س: جناب ایک مسلمان جس کے دل میں یقین کامل ہے کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ واحد ہے وحدہٗ لاشریک ہے ایک مسلمان کے مزار پر احتراماً محبت سے سجدہ بھی کرتا ہے کیا وہ سجدہ جائز ہے یا نہیں۔

ج: ہماری شریعت میں غیر اللہ کو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مقدس کون ہوگا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے اصرار کے باوجود اپنے آپ کو یا اپنی قبر مبارک کو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دی جو مسلمان اللہ تعالیٰ و رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے اس کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ نے غیر اللہ کے سجدہ کو حرام ٹھہرایا ہے۔

سالی سے ملنا گناہ کبیرہ ہے

ایم خان

س: میرا ایک دوست ہے وہ شادی شدہ ہے دو بچے بھی ہیں اور ایک سالی ہے میرا دوست اور اس کی سالی ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے ہیں اور اکیلے میں ملتے ہیں کچھ برائی بھی کی ہے لیکن اب تک زنا نہیں کیا جیسے مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو میں نے ان کو کہا کہ تمہارا نکاح ٹوٹ گیا لیکن وہ اس کو نہیں مان رہا ہے اب آپ اس مسئلے کو حل کریں۔

ج: سالی سے ملنا گناہ کبیرہ ہے اس سے توبہ کریں لیکن بیوی سے نکاح نہیں ٹوٹا نکاح نہیں ٹوٹا۔

نقل کرنے کا حکم

محمد خان

س: امتحان میں نقل کرنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

ج: ناجائز

س: خاص کر میڈیکل کالجز میں جو تھیوری کا (تحریری امتحان) ہوتی ہیں اور جن کی زبانی امتحان کی وجہ سے کچھ اہمیت نہیں ہوتی اور پروفیسر حضرات کو نقل کے بارے میں علم ہوتا ہے اور نقل کھلے عام ہوتی ہے (یعنی چھپ کر اور ڈر اور دھڑکا نہیں ہوتی) ایسی صورت میں جائز ہے یا ناجائز؟

ج: اگر بورڈ یا محکمہ یا کالج کی طرف سے نقل پر کوئی پابندی نہیں تو جائز ہے ورنہ اساتذہ کی چشم پوشی کی وجہ سے جائز نہیں۔

س: نقل کر کے امتحان پاس کرنے کے بعد جو ڈگری حاصل ہوتی ہے اس ڈگری سے جو رقم کمائی جائے گی۔ وہ جائز ہوگی یا ناجائز؟

ج: اگر یہ شخص اپنے فن کا ماہر ہے تو اس کی کمائی جائز ہے ورنہ نہیں۔

بقیہ: علم نجوم

کسی سلطنت کے خاتمہ کی خبر اڑا کر صاحب سلطنت کی کمر توڑ دیتے ہیں اور سلطنت کے دشمنوں و بدخواہوں کی ایسی ہمت بندھاتے ہیں کہ وہ یک بیک ظلم اور علَم بغاوت بلند کرتے ہوئے سخت شورش برپا کر دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ

بہر صورت شریعت کے نزدیک علم نجوم کوئی یقینی علم نہیں ہے جیسا کہ ما قبل میں تفصیل سے گذرا ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ اس سے دور رہنے اور بچنے کی کوشش کریں۔ اپنے ایمان کا تحفظ کریں، قرآن و سنت کی روشنی میں اسلام مسلمانوں کو یہی سبق دیتا ہے کہ ہر ممکن اس نجوم سے اجتناب کیا جائے۔ اور اللہ رب العزت سے تعلق جوڑا جائے یاد رکھیں کہ نجوم پر ایمان ایک مسلمان کے لئے زہر قاتل نیز دنیا و آخرت کی بربادی اور اللہ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ پوری امت کو اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: عذاب قبر

امریکہ بھجوایا گیا۔ مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی اس وقت دونوں ٹانگوں کی صرف ہڈیاں بچ گئی ہیں گوشت آہستہ آہستہ گل کر علیحدہ ہوتا جا رہا ہے اور ہر وقت مردے کی سی بدبو آتی رہتی ہے پھر اس نے ہمیں دونوں ٹانگیں دکھائیں جن پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔

بقیہ: پردہ کی شرعی حیثیت

میں گھومتی پھریں اور کافروں سے رگڑ کر چلیں خدا ناس کرے اس کا جو غیرت نہ رکھتا ہو۔

(احیاء العلوم صفحہ ۴۹۔ ج ۲/۲)

علامہ شامیؒ نے فرماتے ہیں اور عورتوں کو (نامحرم) مردوں کے سامنے چہرہ کھولنے سے روکا جائے گا اور یہ روکنا اس وجہ سے نہیں کہ چہرہ ستر میں داخل ہے۔ بلکہ اس لئے کہ نامحرم کے سامنے چہرہ کھولنے میں فتنہ کا خوف ہے۔

(شامی صفحہ ۲۸۴۔ ج ۱/۱)

آج کل عورتوں کا حال یہ ہے کہ اولاً تو برقعہ ہی نہیں پہنتیں پھر اس پر مستزاد یہ کہ دوپٹہ نما ایک باریک کپڑا رسی کی شکل میں کندھوں پر ڈال لیتی ہیں۔ یہ سب احکامات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی صریح خلاف ورزی اور باعث قہر خداوندی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے گھروں میں پردہ کا اہتمام کرائیں یہ کیسی بے غیرتی کی بات ہے کہ بیوی اور مائیں بہنیں بن سنور کر غیر مردوں کی تسکین ہوس کا باعث بنیں۔ ایک غیرت مند شخص کے لئے یہ ہرگز قابل برداشت نہیں لیکن

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اللہ مسلمانوں کو دین پر عمل کرنے کی توفیق کامل عطا فرمائے۔ وما علینا الا البلاغ۔

کیا آپ چاہتے ہیں
کہ آپ کی رقم
مسلمانوں کو مرتد
بنانے میں استعمال ہو ؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

لیکن

اس کے باوجود آپ کی
لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے
آپ کی رقم سے
مسلمانوں کو
مرتد بنایا جارہا ہے

وہ کیسے ؟

آپ میں سے بعض لوگ
قادیانیوں سے خرید و فروخت
کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں
سے لین دین کرتے ہیں اور
قادیانی کارخانوں کی مصنوعات
استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں ؟

اسی خرید و فروخت، لین دین کے ذریعے
قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی
ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ
اپنے مرکز ربوہ میں
جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی
کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی
مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار
و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ
ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں
اور انکا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھئے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں
براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہٰذا

تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کردیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجئے۔ قادیانی ملعونوں نے مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے کروڑوں روپیہ [illegible]

مرکزی دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان)، فون ۴۰۹۷۸

جنت میں گھر بنائیے

ارشادِ نبوی ﷺ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے۔"

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں

الحدیث

پرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)"

خستہ حالی اور بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے شہید کر دی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِ نو تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل و جان سے حصہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:- واضح رہے کہ دفتر ختم نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر: ۷۲۲۰۱۰۲۲

اکاؤنٹ نمبر ۷۲۳ الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ